

تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت سیدنا محمد بن موعود بانی سلسلہ احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام

تمہارے لئے ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو چھوڑ کر طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقیم رکھا جائے گا۔

نوح التان کے لئے مردے زمین پر اپ کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کو کوشش کرو کہ کئی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اسپر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پہ نجات یافتہ تھے جاؤ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھاتی ہے۔

نجات یافتہ نکلے ہیں جو یقین رکھتا ہے جو خدا سے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے اور آسمان کے نیچے دیتے ہیں مرنے کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے اور کسی کیلئے خدا نے پناہ کو وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ بزرگوار ہمیشہ کے لئے زندہ ہے اور اس کے ہمیشہ زندہ رہنے کے لئے خدا نے یہ بنیاد ڈالی ہے۔ کہ اس کے خالق آشریحی اور رسالتی کو قیامت تک جاری رکھو اور آخر کار اس کو رحمانی فیض رسالتی سے اس سچے طوع و تدبیر کو دنیا میں بھیجا جس کا آنا اسلامی عمارت کی تمیں کے لئے ضروری تھا۔

کیونکہ ضرور تھا کہ یہ دنیا نعمت نہ ہو جب تک نبوی سلسلہ کے لئے ایک سید روحانی رنگ کا نہ دیا جاتا جیسا کہ موسیٰ سلسلہ نے لے دیا گیا تھا اسی کی طرف آیت اشارہ کرتی ہے کہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ حَتّٰی تَنْعَمَ وَہ متاع پائے جن کو تو رہی اولیٰ کھو چکے تھے اور عزت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ متاع پائے جن کو تو نے سسہ کھو چکا تھا۔

اب محمدی سلسلہ موسیٰ سلسلہ نام مقام ہے مگر شان میں ہزار ہا درجہ بڑھ کر مشیل موسیٰ کے لئے بڑھ کر اور مشیل ابن مریم ان مہرب سے بڑھ کر اور وہ سچ موعود نہ صرف امت کے مخالف ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو دعویٰ مدعی بن ظاہر تھا وہ جب کہ سید ابن مریم جو دعویٰ صدی میں ظاہر ہوا تھا بلکہ وہ ایسے وقت میں آیا جبکہ مسلمانوں کا وہی حال تھا جیسا کہ سید ابن مریم کے مہرب کے وقت یہودیوں کا حال تھا سو وہ ہیں ہی ہوں۔ خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ نادان ہے وہ جو اس سے لرزے اور جاہل ہے وہ جو اس کے مقابل پر امتیاز اٹھ کرے کیوں

قوم کے لوگوں اور دھڑوں کے نکلا آفتاب وادئ ظلمت میں کیا میٹھے ہو تم لیل و نہا

جب سے یہ دنیا کی ہدایت اور فضیلت کے دربار پہنچے جیسے آ رہے ہیں انسان کو نہیں اس لئے بھیجے گیا کہ وہ خدا سے اپنے خالق و مالک کو پہچانے اور ایک شاہد کے تحت ابھی زندہ کیسے رہے مگر خدا و رب ان کا چہرہ انسان ایک وقت تک اس نصیحت کو یاد رکھ کر بغیر کھول نہاتا ہے دنیا کی آفتابوں میں پرکھ لیں زندہ کی لوث کہتے ہیں۔ آفتاب کی رحمت کی برکت کو یہ جنت کے ذریعہ آئے کھولا ہوا آسمان باد لاقا ہے۔ اور یہ سادہ و بار بار آ رہا ہے سزاؤں کی عذبی کتاب کی جگہ گیت میں شریک کرنا ہی مبارک کاہہ آریں جو آسمان نے زمین کو مٹا دیا کر کے دیا بڑی بڑی طرف اور ابی کی صداقت کا حال ہے آپ فرماتے ہیں۔

ہے عبادت! جب دھرم کی نشینی اور اور ہم کا دور دورہ ہوا جاتا ہے تب ہی اور اتار لیتا ہوں شیوں کی مخالفت کھنگاروں کی سرکوبی اور دھرم کی رکھتا کے لئے اور اتار دھاروں کتابوں۔

قرآن کریم میں ہی مذکور ہے اللہ نے بتایا ہے کہ دنیا کی سب نرسوں میں خدا تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ اور حقیقت تو یہ ہے کہ وہ دنیا کی سب سے زیادہ اور کوئی قوم کی دنیا میں پیدا نہیں ہوتی جس نے خدا تعالیٰ کی رحمت سے حصہ چاہا ہو۔

اسلام نے خدا کو رب العالین بتایا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی پرستش کو سلسلہ تبدیل رہا ہے ایک وہ خاندان تھا جس نے دنیا ایک ایک ایک مصلوب ہی ہی رہی تھی۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچا جس وقتا ایسے وقت ہی خدا تعالیٰ نے ہر ملک اور سرزمین اور ہر قوم میں ایک ایک نیا اور دوسرا نبی بھیجے جو اسے جو ہے سب زنا ترقی کر گئے۔ ذرا ترقی آدہ وقت میں سہولت پہنچا تھی۔ ہاں سب ملک میں مشکل مذہب لوہو خدا تعالیٰ نے ساری دنیا کے لئے ایک ہی رسول کی کوکب کا ہادی اور راہنما بنا کر بھیجے۔ جس نے سب کو مٹا دیا کر کے فرمایا۔

یا ایہا الناس اذنی رسول
ادعہ العیسم بیجا
اسے لوگ اپنی تم سب کی طرف
انہ کا رسول بن کر آیا ہوں۔

انہ کے لئے آپ کو اپنی کتاب دی جس نے سب مذہب کی انہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی تمام وحی و صداقتیں خواد کا زمانہ ہی کسی بزرگی پر مستکشف ہوئی اور کسی آسمانی کتاب میں مذکور ہوئی۔ اس کا کتاب ہی بطور خدا کے آئینہ حضرت ہادی کا حال جو حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کی جیسی کامل کتاب دی تھی جس میں مذہب انسان کی تمام روحانی ضرورت کے سب سامان موجود ہیں۔ اپنی ناکامی تعلیم کے لحاظ سے قرآن کریم ایک روشن آفتاب کی حیثیت رکھتا ہے جو جہاں تک سب کو فائدہ پہنچا اور سب کو اپنے نور سے سزا کرتا ہے۔

لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ سورج باوجود اپنی پوری آفتاب و تاب کے اس خطہ زمین کو سزا کرتا ہے جو اس کے سامنے ہو کر سب زمین پر گرتی رہتی اس سے اپنا بیلبو بدل لیتی ہے۔ تاریکی ہی گھوم جاتی ہے۔ تب اس پر حضرت انور بھیجا جاتا ہے۔ یہی صورت حال روحانی نظام میں بھی ہے۔ جب دنیا روحانی رہنماؤں سے اپنا رخ سزا کر شیطان کی طرف جھٹک جاتی ہے تو طرح طرح کے بد اعمالیوں اور فسق و فجور کا بازار گرم ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اس وقت زمانہ کی ایسی ہی حالت ہے جو سب تاریک و نامرات کے وقت ہوتی ہے۔ گناہوں کا ایک زونٹک سبب ہے جو دنیا کو سامنے لے کر رہا ہے۔ ایک خطہ ناک بابا ہے جس نے ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لیا ہے۔

اگر غور کیا جائے تو اس وقت دنیا کے بچے لڑکا لڑکی سب ہی کے لئے لڑکوں کے دلوں سے فطرت خدا جاننا ہا اور خوبی عقاب سے بے پروا ہو گئے انہادی خیالات نے اس قدر زور پکڑا ہے کہ ایک بڑی آبادی سرے سے خدا کی سنت سے منکری ہو بیٹھی ہے۔ مذہبی رنگ میں اگر کسی کا نہ اگ ذات پر ایمان سے تو وہ بھی بعض رسمی تم کا دل میں ہے خدا کا کلمہ یقین نہیں رہا۔ روز اس کے اعمال میں اعتدال پیدا ہوتا اور وہ بے راہ روی کے پانچ جاتا ہے۔ ہاں ہادیوں اور طرح طرح کی نظریوں سے پرہیز کرنا مگر مطلق طور پر ایسا نہیں۔

یہ زمین مذہب ویرک اور ہم سے

نے کرنا ذی مذہب اسلام تک ہے اپنے لئے رنگ ہا یہی خطہ ناک زمانہ کی خبری دہی میں ہر نفس مذہبی کتاب کو کھول کر دیکھ لے کوئی کلمہ صحت ایسی نہیں ہے جس کا ان کتابوں میں ذکر ہو اور اس وقت وہ پوری مذہب ہوتی ہے۔ اور کلیہ صحت کے ان پیش فریوں کے ساتھ اپنی بڑی گولیاں نے طور پر ایسی زمانہ ہی مصلح کی آمد کی بھی خبر دے رہی ہے۔ لیکن نہیں کہ ان جہیزوں اور سرگزیدہ حسبتوں کی باقی فصلوں اور کوئی وجہ نہیں کہ خدا تعالیٰ نے جو پہلے فطرت میں اپنے پیاروں سے کلام کرنا ہوا ان کے باقیوں پر اپنی قوت کے رکے کاہر کرتا رہا۔ اب یہ سب کچھ معدوم ہو جائے اور الی الواقعہ معدوم ہیں جو آ۔ ایک خدا تعالیٰ کے پیاروں کی باقی کچھ نہیں ٹھیک وقت پر ان کا سرور و ظاہر ہوا۔ خوش قسمت ہے تک جنہوں میں وہ سہولت ہوا اور جنک سے قادیان کی جنتی جہاں سے اس نے یہ آواز بلند کرنا

قوم کے لوگو! اور وہ تو نکلا آفتاب
وادئ ظلمت میں کیا میٹھے ہو تم لیل و نہا
پھر اس آفتاب صداقت کی لیس کر کے
ہر سے فرمایا ہے

آن خدا تک از خلق و جہاں بخیر اند
ہیں اولہو نواست کما علی بیدر
وہ خدا جس وقت مخلوق اور رنگ بے خبری میں نے
چھپر پھلکی ہے اگر قرآن ہے تو مجھے توڑ کر
سیر شفق کی خواہش چوٹی ہے کہ مجھے
نوشہ ملی اور قلبی آس کی نصیب ہو۔ اور
مل جانے سے متعلق خوشحال حاصل نہیں ہوتی
اگر ایسا ہوتا تو زبان و دماغی جگہ جگہ چل رہا ہوتا
جنہیں تو زیادہ تر مطلق جو تائیں کتبہ ہاں
کے خلاف ہے۔ جو زیادہ دولت مند ہے
زیادہ پریشان ہے۔ سکون قلب اور
الیقین خاطر اسے نصیب نہیں۔ کبھی خوشحالی
اور اطمینان قلب خدا کے مل جانے سے حاصل
ہوتا ہے۔ چنانچہ اس میں بجا بدلت کے
متعلق حضرت باقی سلسلہ احمدی نے
مخلوق خدا سے اپنی حقیقی ہمدردی اور غیر
خواب کا شہوت دہا اور آپ نے فرمایا۔

میری ہمدردی کے جوش کامل
محرک ہے کہ میں نے ایک سوئے
کا کان بنالیا ہے اور مجھے جو اہل
کے خدا ان پر اطلاع ہوتی ہے۔
اور مجھے خوش قسمتی سے ایک چمکتا
پہ اراہے ہا سیر ان کان سے
طاہر ہے اور اس کی اس قدر قیمت ہے
کہ جس کی تمام ہی نور عظیم
ہیں وہ قیمت تقسیم کروں تو سب
سب اس شخص سے زیادہ دولت
مند ہوں باقی گئے جس کے ہاں آج
دنیا میں سب سے بڑا کرنا اور

اخبار احمدیہ

سید حضرت نبینہ اچھے اقبال امیر احمدی
شہرہ امیر کی صحبت ایک مرتبہ صلی علیہ وسلم
تعلیم اپنے مربی امام ہام کی گفتگو کا ظہور
روزی ہر کے لئے التزام کے لئے اور اس کا
رکس۔ اور کتا طے اپنے فضل سے حضور کو
مصلحت باب زمانے اور ہم حضور کے
ذرا اور وقت سے مستفید ہوتے ہیں اس
کاربان ہر دیکھ کر عجز و مزاج احمدی
صاحب ہفتہ گنا سے سوال فرمایا میری بہت سے
ہی۔

جانادی سے وہ میرا کیا ہے۔
نہ سچا خدا اور اس کو حاصل کرنا ہے
ہے کسی کو چاہنا اور سچا ایمان
اس پر لانا اور سچے محبت کے ساتھ
اس سے تعلق پیدا کرنا اور سچے برکت
اس سے پانا۔ (اور وہیں سے)
پھر اپنے مشاہدہ کی بنا پر فرمایا۔
کیا بد بخت ہے وہ انسان جس
کو اب تک یہ نہیں کہ اس کا ایک
فراہے جو ایک چوری چادر
ہے۔ ہمارا بیعت ہمارا خدا ہے
ہماری اٹھ لڑائی ہمارے خدا
ہی ہیں کہ ہم کہہ جس نے اس کو دیکھا
اور ہر ایک خواہ وہ اس میں
پائی۔ یہ دولت ہے کے ذاتی
ہے اگر یہ جان دینے سے ملے
اور عقل خیر ہے کے ذاتی ہے
اگر تمام ہوا دھوکے سے حاصل
ہو۔ اسے ضرور اس
جنت کی طرف دیکھو کہ وہ جنتی ہر
کے گاہ زندہ کا جہنم ہے ہر جنتی
پکائے گئے۔ ہی کیا کرنا اور اس
طرح اس خوشحالی کی دلوں میں
بھٹا دوں کس دف سے ہی
بازاروں میں خدا کی کون تائیں
کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔
الزمین جس چیز کی اس وقت دنیا کو
کا اعلان نہیں اسے خدا کے برگزیدہ
بندے سید حضرت باقی سلسلہ احمدی
احمدی نے واقع صورت میں کر دیا۔ آپ
کے وہ نور ہے اس پر ایمان راہی ان کے
بہتر بنا رہی ہی تو رہی ہے۔ مذہب خدا پر
بکتہ یقین ہی انسان کے اعمال ہر کوئی
پیدا کرتا ہے۔ اور اس کی اصلاح دوسر
اچھری ہی اور خالق و مخلوق کے تعلقات
استوار ہو کر ایک انسان حقیقی مصلوب
میں انسان کہلاتا ہے۔ ۱۱

خدا تعالیٰ کے ہر بار تک نہیں بھیج سکتا کہ
مردہ ہر وقت ہے کہ اسے کوئی ایسا

ہادی اور مہینا

مستتر آئے جو اسے اس مقصد میں کاتبی
کا طریق بنائے۔ اور اس کا مشورہ کو خود
کرسے۔ اسام اس خدای تعالیٰ اہمیت
کو تسلیم کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ بے شک
ان لوگوں کے دلوں میں یہ خواہش تو پیدا
ہوگئی ہے کہ انہیں خدا ملنا چاہیے۔ لیکن
اب دوسرا تغیر ان میں یہ بھی پیدا ہونا چاہیے
کہ وہ تجھ سے پرہیز یعنی ہدایت پائے اور
خدا تعالیٰ کو عرض کرنے کے لئے انہیں

شہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے طرف ملنا چاہیے۔ اور آپ سے اپنے
محبوب شیعہ کا جذبہ دریافت کرنا چاہیے جس
طرف پارک تندرستی کے لئے ایک تو اس
بات کا ضرورت ہوتی ہے کہ وہ جگہ کے
وہ بیماری سے۔ زور دہرے اس بات کی ضرورت
ہوتی ہے کہ اس ڈاکٹر کے پاس جائے
جو اس کا دورہ کا تجربہ کار ہو۔ اس طرح خدا
تعالیٰ کو پانے کے لئے بھی ضروری ہے
کہ صرف خدا تعالیٰ کو پانے کی کج خواہش
ان کے دل میں پیدا ہو سیکر وہ اس خواہش
کے حصول کے لئے شہر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی اقتدار اختیار کر کے وہاں ان
کو خدا تعالیٰ تک پہنچانے والے بنے۔

پھر تیسری بات جو قرب الہی کے لئے
ضرور ہے۔ اور جس کی طرف اس آیت میں
اشارہ کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ

اُن کا سوال عنقی ہو

یعنی اُن کی طرف سے خدا تعالیٰ کو پانا ہو
لوگ کئی افریقہ کے مکتب مذہب میں داخل
ہوتے ہیں۔ بعض لوگ ایک جماعت میں شمول
ہونے کے لئے داخل ہوتے ہیں۔ بعض اطلاق
فاضلہ کے حصول کے لئے داخل ہوتے ہیں
بعض میں سنت یا تھن کے خیال سے داخل
ہوتے ہیں۔ مگر فرمایا ان کا صحیح مذہب میں
داخل ہونا صرف خدا تعالیٰ کے وہاں اور
اس کے قرب کے حصول کے لئے ہو کر
اور خواہش اس کے صحیح کام نہ کر رہی ہو۔
وہ اگر وہ سرے ذرا عنقی طور پر داخل ہو
جائے تو ارباب ہوتے۔ لیکن اصل غرض عنقی
خدا تعالیٰ کا حصول ہونا چاہیے۔

ہر بزرگ زبان کا یہ مفادہ سے کعب
یہاں کے نبوت آتی ہے تو اس کے کتبے ہوتے
جو کہ پچھلے کام کے نتیجے میں نکلے ہوتے
ہوتے۔ اس میں بھی اِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي
عَنْكَ فَاذْكُرْ لَهُمْ مَا كُنْتُ عَمَلِي
میں سے ہیں کہ

یہ باتیں صحیح

ہو جائے۔ یعنی سوال کرنے والے سے اس
کے کہیں خدا تعالیٰ کی ضرورت سے
پھر وہ سے سوال کریں نہ معلوم، وہ اس
دائروں سے سوال نہ کریں۔ یعنی ہر سوال
سوال نہ کریں بلکہ تیسرے یا آج قرآن کے
پاس آج یا تیسرے خلفاء کے پاس آج اور
پھر میری ذات کے مشفق سوال کریں تو اس
کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کے قرب
برجائوں اور انہیں اپنا چہرہ دکھانے
ہوں۔

میان ایک سوال پیدا ہوتا ہے جو اس کا
جواب دینا ضروری معلوم ہوتا ہے اور وہ یہ
ہے کہ قرب سرور قیام جو کہ اس سرور ہے
خدا تعالیٰ سے (یہ لڑھکاتا کہ وہ تعجب اشرف
الانبیاء من جملہ الودیہ ذوق آیت ہے)
ہم انسان سے اس کی رنگ جان سے ہی زیادہ
قرب کیا کر سکتے ہیں۔ یعنی ہر آدمی
ہے یہ زمانے کی کیا ضرورت تھی کہ جس پر
بند سے ہر مشفق کو اسے سوال کریں تو
اُن کو یہ جواب دے دے کہ تین قرب ہیں
جب کی آیت کے ذریعہ انہیں معلوم ہو چکا تھا
کہ

خدا تعالیٰ بہت ہی قریب ہے

تو پھر یہ سوال کی کوئی نہیں کر سکتا تھا۔ اس
لئے اس آیت کے نازل کرنے کی کوئی
ضرورت نہیں تھی راہ اگر کوئی سوال کرتا
تھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس سے یہ
فرما سکتے تھے کہ خدا تعالیٰ لڑھکاتا ہے کہ
تو تعجب اشرف الانبیاء من جملہ الودیہ
لیکن قرآن کریم خدا تعالیٰ کا کلام ہے۔ اور
خدا تعالیٰ کا کلام بلا ضرورت نہیں ہوا کرتا۔

پس معلوم ہوا کہ یہاں خدا تعالیٰ کا سوال
میان کرنا اور پھر اس کا جواب دینا کوئی اور
صفت رکھتا ہے۔ اور یہاں جو فقرہ تکلف
استعمال ہوا ہے اس سے وہ قرب اور پھر
مراد نہیں جو عام طور پر سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ
اس کے متعلق تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
کہ تعجب اشرف الانبیاء من جملہ الودیہ
اگر یہاں بھی مراد ہوتی تو پھر یہ کیوں فرماتا
کہ جب لوگ تم سے ہر مشفق سوال
کریں تو یہ جواب دیکھو جس معلوم ہوا کہ
اس کے جواب میں جو قرب کہا گیا ہے وہ
بھی کوئی اور معنی رکھتا ہے۔
یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ ان دونوں آیتوں
میں خدا تعالیٰ نے

ایک عجیب فرق

دیکھا ہے۔ اور وہ یہ کہ قرب اور پھر
بیشک نسبت کے ساتھ ہوتا ہے۔ ایک
بیزاری سے قرب ہوتی ہے کہ وہی ہر
سے قریب ہوتی ہے۔ بلکہ قرب اور پھر
ایک نسبتی چیز ہے۔ جب ہم ایک نسبت

سے کہیں ہی جہاں کہہ دے مری نسبت سے ہی
چیز پیدا ہو سکتی ہے۔ سرور قیام جو
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ لَقَدْ خَلَقْنَا
اِنْسَانَ وَنَحْنُ لَعَلَمٌ شَدِيدٌ
بلکہ نفسہ اور تعجب اشرف الانبیاء من
جملہ الودیہ۔ کہ ہم نے ہی انسان کو پیدا
کیا ہے۔ اور ہم اس کے دل میں جو پھر
ہوتا ہے اللہ کو بھی جانتے ہی اور ہم اس کی
رنگ جان سے ہی قریب تر ہیں۔ تو اس میں
الانبیاء کی نسبت سے آشرف فرمایا ہے
لیکن آیت اِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي
فَاذْكُرْ لَهُمْ مَا كُنْتُ عَمَلِي
فراہم فرمایا۔ بلکہ بلانیت فرمایا ہے اور
اس کی کوئی حد بندی نہیں کی۔ اس عدم بندی
میں

ایک لطیف نکتہ

ہے۔ اور وہ یہ کہ انسان جو اپنی ضرورت
خدا تعالیٰ کے حضور میں کرتا ہے وہ مختلف
اوقات میں مختلف اشیاء کے مشفق ہوتی
ہے۔ کبھی تو وہ انسان کے مشفق ہوتی
ہے۔ اور کبھی حیوانوں کے مشفق کبھی جانداروں
کے مشفق ہوتی ہے۔ اور کبھی بے جانوں
کے مشفق کبھی خدا تعالیٰ کے مشفق ہوتی
ہے اور کبھی جانور کے مشفق۔ کبھی اس
دنیا کے مشفق ہوتی ہے۔ اور کبھی اگلے جہاں
کے مشفق کبھی اس زمین پر رہنے وال
جہوں کے مشفق ہوتی ہے اور کبھی آسمان
کی چیزوں کے مشفق یا پھر ان انسان کے مختلف
اعتقاد میں ہیں اور ایسے ویسے ہی کہیں کوئی
مددگری نہیں ہو سکتی۔ لیکن انسان کی نسبت
میں یہ بات داخل ہے کہ جب اسے کسی چیز
کی طلب ہوتی ہے تو اس کے حاصل کرنے کے
مشغل وہ کوئی ایسا ذریعہ تلاش کرتا ہے
جو قریب ہو۔ پھر قرب کی کوئی حد نہیں ہے۔ ایک
یہی قرب ہے کہ کوئی ذریعہ ملدے جسے پھر
آجائے مگر چنانچہ ہر انسان اپنا مدعا حاصل
کرنے کے لئے ہر ذریعہ قرب دیکھتا ہے
اس کو سے لیتا ہے اور پھر کو کھو دیتا ہے
مگر اس کے علاوہ قرب ایک اور رنگ
میں بھی ہوتا ہے۔ یعنی وہ ذریعہ جو خدا اور
منزل مقصد کے قرب تر ہو پھر خدا سے
انسان اس ذریعہ کو اختیار کرتا ہے اور
دوسروں کو چھوڑ دیتا ہے۔ غرض بہت
سے قرب ہیں جن کا بھی چیز تک پایا جاتا ہے
انسان دیکھتا ہے۔ اور جب وہ سارے
قرب کسی میں پائتا ہے تو اس کو اپنے
مدعا کے حصول کے لئے چن لیتا ہے۔
اسی لئے اللہ تعالیٰ نے یہاں فرمایا کہ
اِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَاذْكُرْ لَهُمْ
مَا كُنْتُ عَمَلِي
تو یہی ہے کہ انسان اپنے مختلف مقاصد کے
لئے کوشش کرتا ہے اور ان کے لئے کھتا
ہے کہ کون سا ذریعہ اختیار کرے جس سے

حاصل کیا گیا ہو جہاں کہ رجب انسان ذرا
کو رہنے سے پہلے یہاں تک پہنچے کسی دنا
کوں تو اس کو کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ نے
قریب آیتہ نہیں فرمایا اس کے خدا
تعالیٰ نے نہایت اس انسان کے قریب ہے
بلکہ ہر ایک چیز کے قریب ہے۔ اور وہ
مدعا حاصل کرنے کا

سب سے قریب ترین ذریعہ

ہے۔ یوں قریب ہونا ارباب ہوتے ہیں
میں مقصد کو حاصل کرنا ہوا اس کے قریب
کرتا اور بات ہے۔ غرض خدا تعالیٰ فرماتا
ہے کہ میں تمہارے سے بھی قریب ہوں۔ گویا اس
آیت میں قرب مکان کا ذکر نہیں بلکہ یہ
تانا مقصد ہے کہ حصول مدعا کے لئے
یعنی چیزوں کی ضرورت ہے وہ سب خدا
تعالیٰ میں موجود ہیں۔ مثلاً ایک مشفق
دلالت میں بیٹھا اور یہ کہ خدا سے
وہ وہاں سے نہیں۔ کہنے کے لئے لکھتا ہے
اگر ہم اسے رو بہ بیچیں تو کئی دنوں کے
بعد اسے ملے گا۔ لیکن اگر ہم اس کے لئے
ذکا کریں تو کئی دنوں کے بعد ہمارے منہ
سے اسی کے لئے ذکا نکلے اور دھواں
تھا نکلے اور دھواں خدا تعالیٰ اس کا کوئی
استفادہ کر دے۔ لہذا خدا تعالیٰ فرماتا ہے
کہ میں قریب ہوں۔ اگر کوئی مدعا حاصل کرنا
چاہے جو تو مجھ سے کہو۔ اور

خدا تعالیٰ کے حضور

حاضر ہونے کے لئے نہ ہا تو ملانے کی
ضرورت ہے نہ پاؤں سے چلنے کی۔ دل
ہی دل میں انسان حاضر ہو سکتا ہے۔ بلکہ
خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں قریب ہوں
پھر وہ انسان کی قریب نہیں بلکہ
مدعا اور مقصد کو حاصل کرنا ہوا اس سے بھی
قریب ہے۔ اور انسان یہ کہتا ہے۔ کہ
نفل چیز کے لئے جائے۔ اور دھواں وہ چیز
خواہ لاکھوں میل کے فاصلہ پر وہ اظطاع
اس پر اس کی ذلت تبصیر لیتا ہے کہ یہ ہر
نفل بندہ کے لئے ہے۔ کیونکہ جس طرح
خدا تعالیٰ اس بندہ کے قریب ہے اسی
طرح اس چیز کے بھی قریب ہے۔ غرض
کامیابی کے حصول کے لئے یہ ذریعہ سب سے
بڑا اور سب سے زیادہ مفید ہے

پھر اِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي

ایک اور لطیف مضمون
کا طرف میں لڑھکائی گئی ہے اور یہ کہ
اگر میں تمہیں نظر نہیں آتا تو یہ تمہیں کیوں
تم سے دور ہوں تو تمہارا سب سے قریب
ہوں اور اس کے لئے میں تمہیں نظر نہیں آتا کیونکہ
صرف وہی چیز نہیں نظر نہیں آتی جو زیادہ دور
ہو بلکہ وہ چیز بھی نظر نہیں آتی جو زیادہ قریب

جو وجہ ہے کہ ان اپنے اللہ کی آواز
کی سنتیں سن سکتا ہے۔ اور جنہوں کی آواز
آجے ہو گا ان میں سے کئی سکتے ہیں۔ اس لئے
آواز بھی خود کی سنانی دیتی ہے جب
ہم کوئی آواز سنتے ہیں تو اس کے سامنے ہوتے
ہوتے ہی کہہ دیتے ہیں کہ آواز ہے۔ اور آواز ہے
کیونکہ ان کا پردہ خود بخود ہوا ہے اس طرح
بنا گیا ہے کہ ان کا پردہ کا پردہ ہے
پودہ پڑتا ہے۔ ان سے ایک حرکت پیدا
ہوتی ہے

ارتعاش کی اہمیت

یعنی ذی ارتعاش (Vibrations)
پیدا ہوتی ہیں۔ اور یہی ذی ارتعاش دروازے
پر جاتی ہے۔ اور دروازے ان کو الفاظ میں بدل
ڈالتا ہے۔ یہی ذی ارتعاش ہے جو ہر جگہ پر
کے داروں میں پڑتی ہے اور یہی وہ ان کو الفاظ
میں بدل ڈالتا ہے۔ اس کی بنا پر وہ یہی
ریڈیو کا ہے اور اس حساب سے وہ ذی ارتعاش
چمکے ان کے ذریعہ ہر حرکت دماغ میں
منتقل ہوتی ہے۔ وہ دماغ سے آواز بن کر
سنانی دیتی ہے۔ پس آواز کے سامنے ہی ہر
ذی ارتعاش کے ہوتے ہیں۔ جب آواز آتی ہے
تو اس کے سامنے ہوتے ہیں کہ یہ ہمارے
آتی ہے۔ کیونکہ آواز آتی ہمارے سامنے
ہے۔ اور ذی ارتعاش جو سنانی دیتی ہے
مختلف ہوتی ہے۔ اور ان کے آواز آتی ہے۔ ان
ذی ارتعاش کی کہ وہی جگہ ہوتی ہے کہ وہی
بارا اثر دیتی ہے۔ اور وہ مختلف ہی ہے کہ
جو آواز کا آواز ہوتی ہے اسے ہم نہیں سن
سکتے کیونکہ وہ ہمارے زیادہ تر ہوتی
ہے۔ ہرگز میں اس طرح ہم بہت بعید کی چیز کو
نہیں دیکھ سکتے اور بہت قریب کی چیز کو بھی
نہیں دیکھ سکتے۔ اس طرح ہم بعید کی آواز کو
نہیں سنی سکتے اور قریب کی آواز کو بھی نہیں
سن سکتے۔ جن لوگوں کو ان کا نظریہ مدافعت
پر توجہ کی کہ وہی ہے۔ وہ نہ ہر جگہ کہ وہی
پر توجہ ہوتا ہے۔ جو کہ تمہارے ہر جگہ ہر جگہ
ہیں۔ جن کو ان آواز میں ہل دیتے ہیں۔ ان
جو کہ تمہارے ہر جگہ

وہ بھی حرکت میں

ہر جگہ ہر جگہ میں تبدیلی کو دیتی ہیں۔ جو ہر
تہا سے سامنے آتی ہوتی ہیں۔ وہ تصویر
نہیں ہوتی جگہ۔ اور ہر جگہ ہر جگہ (۶
ہوئے نشیب ہوتے ہیں۔ جو انہوں کے ذریعہ
دماغ کی دماغ ہے اور وہ انہیں تصویر میں
بدل دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں کی تصویر
سب سے کہ وہ تصویر میں ہر جگہ ہر جگہ
نگہ پڑتی ہیں۔ ان حرکت کے متعلق تاخیر
سے کہ تمام حرکت طواریہ وہ ان کی ہوں یا
تھوکی

انسان تہائی ہوس کرے

اور کبھی کبھی کسی مدد کی ضرورت ہے۔ اور
نہایت سے جو بغیر ہوتی ہے۔ اس کے متعلق وہ
کہے کہ انہوں سے تو آئے اور ہر جگہ ہر جگہ
تو خدا انہوں سے کہتے ہیں کہ میرے آئندے
کو خدا کی تمہاری موجود ہوں اور ہر جگہ ہر جگہ

ہوتی ہیں یعنی ایک درجہ ان کا اظہار ہوتا ہے
اور ایک اور لئے ہوتا ہے ان دونوں کے
درمیان جو ہر جگہ ہوتی ہے اسے آنگہ دیکھ
سکتے ہیں اور ہر جگہ ہر جگہ ہر جگہ ہر جگہ
اسے آنگہ نہیں دیکھ سکتے۔ اور ہر جگہ ہر جگہ
کے نیچے ہوں گے آنگہ نہیں دیکھ سکتے
اسی طرح جو آواز اس مدنی کے اندر
نہیں آئے اسے اس کے لئے گا اور جو آواز اس
مدنی کے اندر ہوگا اسے اس کے لئے سن سکتے
ہیں۔ اور جو آواز اس مدنی کے نیچے ہوں گے
ہو گا ان میں سے کئی

جو یہی بہت ہی آواز میں پیدا ہوتی ہیں
ہر جگہ ہر جگہ ہر جگہ ہر جگہ ہر جگہ
بالجہاں ہر جگہ کے آپس میں ہوں گے کہ آواز
نہیں وہ انہوں سے ہوتی ہیں کہ ان کے
کہ وہ سے نہیں ہیں سن سکتے ہیں۔ اس طرح
کان میں ہر جگہ ہر جگہ ہر جگہ ہر جگہ ہر جگہ
کے جو ہر جگہ کی طاقت سے ہر جگہ ہر جگہ ہر جگہ
ایسی آواز ہوں گے جو اس کی طاقت سے
کم ہو۔ اس طرح ہر جگہ ہر جگہ ہر جگہ ہر جگہ
سے زیادہ ہوتے ہیں دیکھ سکتے ہیں اور جو
نہایت سے اس کی طاقت سے کم ہوتے ہیں
نہیں دیکھ سکتے۔ پس انہوں سے کہ انہوں
طرف ہی اشارہ نہ کیا گیا ہے کہ وہ ہر جگہ
کہ وہ نہیں ہیں کہ تم سے دور ہوں۔ تم تم
سے دور نہیں ہیں کہ تمہارے اتنا قریب ہوں
کہ تم مجھے زیادہ قریب ہونے کی وجہ سے
دیکھ ہی نہیں سکتے اور تم ہر جگہ آواز کو سن
سکتے ہو

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے

کہ یہ انسان خدا سے کون دیکھتا ہے نہیں تو
پھر آج اس لئے عبادت ہی ہوتی ہے۔ ہر جگہ
توجہ کیے گا کیا مطلب ہوتا ہے کہ انسان
یوہی ہے تو اس کے متعلق ہے ہر جگہ ہر جگہ
ہر جگہ اس کے متعلق یاد رکھنا چاہئے کہ ہر جگہ
سوال ہم بھی ہوتا ہے۔ جیسے رات کو کوئی
سنتیں سنتے رہتا رہتا ہوا آواز سے غلط ہوسکتی
ہو تو وہ آواز دیتا ہے کہ کوئی ہے؟ اب
اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ اسے کوئی انسان
نظر آ رہا ہوتا ہے۔ بلکہ وہ اس خیال سے آواز
دیتا ہے کہ کوئی کون کون شخص وہاں ہوتا ہے اور
اس کی مدد کرے۔ اور ہر جگہ ہر جگہ ہر جگہ
انہوں سے کہ وہ سے جو کبھی ہر جگہ ہر جگہ
طاری ہے وہ ہر جگہ ہر جگہ ہر جگہ ہر جگہ
آیت کا مطلب ہے کہ ہر جگہ ہر جگہ

انسان تہائی ہوس کرے

اور کبھی کبھی کسی مدد کی ضرورت ہے۔ اور
نہایت سے جو بغیر ہوتی ہے۔ اس کے متعلق وہ
کہے کہ انہوں سے تو آئے اور ہر جگہ ہر جگہ
تو خدا انہوں سے کہتے ہیں کہ میرے آئندے
کو خدا کی تمہاری موجود ہوں اور ہر جگہ ہر جگہ

بھی نہیں ہوگی تمہارے قریب ہی ہوں
دیکھا ہی پاس رہنے والے شخص بھی صحت
اتفاق مدد نہیں کرتا۔ یعنی وہ خود مدد
ارادہ ہی نہیں کرتا اور کہتا ہے تمہارے تو
میرے لئے اس کی مدد کرنے کی کیا قدرت
ہے۔ اور بعض اوقات وہ اپنے اندر زیادتی
کرتے اور اس کے خلاف مدد کرنے کی طاقت
نہیں پاتا۔ جیسے کوئی مریض کو گانہ میں آجائے
اور کسی پر حملہ آور ہو تو دوسرے لوگ اپنے
زمن کی مدد کرنے کے کھانک جاتے ہیں لیکن
یہاں ایسا نہیں ہوتا بلکہ اگر کوئی بندہ کبھی
کو آواز دے اور کہے کہ کوئی ہے؟ تو وہاں
خدا موجود ہوتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ

میرے بندے نے

اگرچہ ہم طور پر آواز دے کہ کتا بھوک
موجود ہو تو وہ نول پرلے۔ لیکن یہ اس کی
ہم پکار کو بھی اپنے طرف منسوب کر لیتا ہوں
اور کبھی بول کہ نہ مجھے ہی بلاتا ہے۔ یہی
بھول جاتا ہوں کہ جو کہ وہ کہہ رہا ہے یہی
طاہر رہتا ہے۔ یہی اس وقت اگر کوئی سمجھو
دیتا ہوں اور فوراً اس کی مدد کے لئے دوڑ
پڑتا ہوں۔ اس لئے اگر کوئی

میرے متعلق سوال کرے

تو اسے جواب دے کہ قریب ہی ہوں خود نہیں
بے شک دیکھا ہی جن دن کوئی دوسرا شخص

تو اسے جواب دے کہ قریب ہی ہوں خود نہیں

بے شک دیکھا ہی جن دن کوئی دوسرا شخص

تو اسے جواب دے کہ قریب ہی ہوں خود نہیں

بے شک دیکھا ہی جن دن کوئی دوسرا شخص

تو اسے جواب دے کہ قریب ہی ہوں خود نہیں

بے شک دیکھا ہی جن دن کوئی دوسرا شخص

تو اسے جواب دے کہ قریب ہی ہوں خود نہیں

بے شک دیکھا ہی جن دن کوئی دوسرا شخص

تو اسے جواب دے کہ قریب ہی ہوں خود نہیں

بے شک دیکھا ہی جن دن کوئی دوسرا شخص

تو اسے جواب دے کہ قریب ہی ہوں خود نہیں

بے شک دیکھا ہی جن دن کوئی دوسرا شخص

تو اسے جواب دے کہ قریب ہی ہوں خود نہیں

بے شک دیکھا ہی جن دن کوئی دوسرا شخص

تو اسے جواب دے کہ قریب ہی ہوں خود نہیں

بے شک دیکھا ہی جن دن کوئی دوسرا شخص

تو اسے جواب دے کہ قریب ہی ہوں خود نہیں

بے شک دیکھا ہی جن دن کوئی دوسرا شخص

تو اسے جواب دے کہ قریب ہی ہوں خود نہیں

بے شک دیکھا ہی جن دن کوئی دوسرا شخص

خواب میں ہر آواز کو سنی ہو وہ مدد کرنے
کا ارادہ نہیں کرتا۔ یا اس کی مدد کی طاقت
نہیں رکھتا۔ لیکن یہی قرینہ آواز دے کر کہہ جاتی
ہوں کہ اس کی مدد کرو۔ اور ہر جگہ ہر جگہ
اس کی مدد کرنے کی طاقت ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ ہر
مسئلہ میں ہی کو آواز نہیں سنتا بلکہ خواہ
کوئی بندہ انسان یا مہکمہ ہو یا آریہ۔ اگر
وہ خدا تعالیٰ کے حضور بیچے دل سے گڑگڑاتا
اور اپنی حالت زار پیش کرے اس کی مدد
چاہے تو خدا تعالیٰ اس کی آواز کو سنتا اور
اسے قبول کرتا ہے۔ بے شک وہ ایک
بہتر مسلمان کی دعا میں دوسرے لوگوں کی
نسبت زیادہ قبول کرتا ہے۔ ہر جگہ ہر جگہ
یعنی میں کہ اس نے ہی رحمت کا دروازہ
دنيا کی باقی ترحوں اور افراد کے لئے بند کر
سکا ہے۔ بلکہ ہر شخص جو اس کے دروازہ پر
جاتا ہے اور اس کے حضور گڑگڑاتا ہے بھلا
تعالیٰ اس پر رحم کرنا۔ اور اس کی حاجت کو
پورا فرماتا ہے۔ وہ دماغی الفاظ کی ذمہ دار
ہے کہ اچھے ذمہ دار انسان اور انسان
جب کوئی بچا رہے وہاں اپنی مدد کے لئے مجھے
آواز دے گا تو میں اس کی پکار کا جواب
دیتا ہوں۔ اور اسے اپنی بارگاہ کے بھی خد
داریں نہیں کرنا۔
تقریباً ۱۹۵۳ء

تقریباً ۱۹۵۳ء

تقریباً ۱۹۵۳ء

تقریباً ۱۹۵۳ء

تقریباً ۱۹۵۳ء

تقریباً ۱۹۵۳ء

تقریباً ۱۹۵۳ء

تقریباً ۱۹۵۳ء

تقریباً ۱۹۵۳ء

تقریباً ۱۹۵۳ء

تقریباً ۱۹۵۳ء

تقریباً ۱۹۵۳ء

تقریباً ۱۹۵۳ء

تقریباً ۱۹۵۳ء

تقریباً ۱۹۵۳ء

تقریباً ۱۹۵۳ء

تقریباً ۱۹۵۳ء

تقریباً ۱۹۵۳ء

تقریباً ۱۹۵۳ء

تقریباً ۱۹۵۳ء

تقریباً ۱۹۵۳ء

تقریباً ۱۹۵۳ء

تعلقات

مذہب تہائی محمد صبر الدین صاحب اہل ربہ

اسے مرے ہر چیز و ہر اور ہر چیز
تیری شان و تیری رفعت سے پائی ہری
نہایت اور کسرت و نفس و دل خنزدی
از پئے ایما و تجدد و دانش و علم
مصلح موعود میں اپنے نام اور بند
قادیان و در لہوہ مرکزہ و لپند
نور ہیزی کی تری محتاج ہے خلی تری
خوب محمودی کہ از خراب عالم بہتری
مقت اسلام برادیاں وار و برتری
احمر شہ افضل از سیج نامری
(نقل)

میرے شرفی خانہ خراب کو تری رہگذر کی تلاش ہے

خیر یا نہ مہم جو

خیر یا نہ مہم جو
جہاں سے جہاں جا رہا ہوں
انامت ہے فی الحال رہوہ میں ہری
دی تا وہاں جہاں ہری
میں رہاں ہر جگہ جا رہا ہوں
یہی ہوں کہ کسرت و دل خنزدی
میرے ذوق نامی ہر جگہ ہر جگہ
جہاں سے جہاں جا رہا ہوں
انامت ہے فی الحال رہوہ میں ہری
دی تا وہاں جہاں ہری
میں رہاں ہر جگہ جا رہا ہوں
یہی ہوں کہ کسرت و دل خنزدی
میرے ذوق نامی ہر جگہ ہر جگہ
جہاں سے جہاں جا رہا ہوں

جامعہ احمدیہ کا قیام
اہل تقدیر خاص
مرزا نظام احمد صاحب تادیابی علیہ السلام کو
بیس روپے اور جہزی ہندو بنا کر سوٹ ڈیا
اور اسی کو دینی الفاظ اشارت الہیہ جو تقدیر خاص
کا عنوان عام ہیں۔

دعا "وہابیہ" ایک نذر آیا پر ڈھانپنے سے
تیر لڑکیاں نکلیں۔ خدا بھلے سے قبول
کرے گا۔ اور بڑے زور اور جھول
سے اس کی سزا کی کو ظاہر کر دے گا
(ب) میں نے یہ جہلیں کوڑیوں سے کہا میں
بیک پنہاںوں گا۔

I shall give you
a Sarge party
of Islam
دعا "افنی" میں نے امر ادا ہوا
وہابی معینوں میں ارادہ اعلان
نہ کرنا

کہ جو بیری ذلت چاہتا ہے جس سے
بلی۔۔۔۔۔ اور جو بیری۔۔۔۔۔
ارادہ کرے گا میں اس کی تائید و نصرت
کروں گا۔

جامعہ احمدیہ کا
شاہد اور مستقبل
کہ مخالفت شروع ہو چکی۔ اور آپ کا آواز
کو ہمیں طریقہ سے دہانے کی کوشش کی گئی مگر
خدا تعالیٰ نے تقدیر خاص کے مطابق آپ
کو کامیاب و کامرانہ اور جنت کے شاندار
مستقبل کے بارہ میں بار بار فرمایا۔ جیسا کہ
عبدالرحمن خدا فی انبیا میں بتا کر کرتے
ہوئے فرماتے ہیں کہ

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر
دی ہے کہ مجھے بہت عظمت ملے
گا۔ اور میری محبت لوگوں کے لوگوں
پر چھانے گا۔ اور میرے سلسلہ
کو تمام زمین میں پھیلانے گا۔ اور
سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب
کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے
لنگ اس قدر علم اور معرفت میں
کمال حاصل کریں گے کہ انہی ہی
کے ذریعہ اپنے دلائل اور اشارتوں
کو دیکھ کر سب کا مہر کر دیں گے
اور جو ملک تو اس وقت سے پانی
پینے کی مارا ہی سلسلہ زور سے
پڑے گا اور پورے گا جہاں
تک کہ جہاں محیط جہاں سے گا
بہت کم دیکھیں نہ ہوں گی اور
اجتہاد آئیں گے۔ مگر خدا سب کو
درمیان سے اٹھانے کا اور
اپنے ہر علم کو پورا کرے گا۔ اور
ڈانٹے مجھے مخالفین کے فریاد

ہیں مجھے بکری۔ بہت رو دکھا۔
میں تک کہ اور تیرس کیراؤں
سے بکری ڈھونڈی گئی
سراسر سے سننے والوں باؤل کو
باد رکھو۔ اور ان پیش ہنر لوگوں کو
اپنے ہندو قول میں غمناک رکھو
کہ یہ خدا کا کام ہے جو ایک پورا
جوگا

رجحان الہیہ (مات)
حضرت سید مراد کے
جامعہ احمدیہ اور
دعوت کے بعد مخالفین
استیلاؤں کا دور
ک طرف سے آپ کے

راستہ میں مشہورت پیدا کی گئی۔ آپ پر
عدالتوں میں مقدمات کئے گئے۔ آپ پر ایمان
نے والوں پر عرصہ سناٹا تک کیا گیا کہیں
خارجیت نہ دیکھیں۔ مرسل باکاشٹ کیا گیا اور
کہیں خاروں تک گاہے فرسٹی کی گئی۔ مگر یہ سب
ایک حقیقت ہے کہ ان مخالفین کے باوجود
جامعہ احمدیہ فزائی و وعدہ اور کثرت خاص کے
دائمت وک ونگی اور حالت چوگی فزائی کر کے
اور زکی جبل جاری ہے

جنگ و زلزلے۔ یہ عظیم
ادھر
تقدیر خاص
مراد علیہ السلام
کے دعوت کے

بہر دنیا کے مختلف حصوں میں نونان۔
نارے اور بائیں آئیں۔ مگر احباب جنت
اور ہر نفلہ تھامے غیر معمولی طور پر کمزور
ہنگ عظیم اول۔ جنگ عظیم ثانی کی امی ذیلی
جی ہو کر ہوئے۔ مختلف کاروں پر گئے۔ مگر
انقلاب نے اپنے نفلہ فاس سے احمدیوں
کو رنگ میں زور و محنت رکھا۔ عکرتوری
کھانوسے غیر معمولی ترقی دی۔ اور دینی اموال
کے ساتھ ساتھ خدمت دین کی بھی پیش کیا
تو زمین عظیم زانی۔ مختلف ممالک میں ان کو تبلیغ
اسلام کے ذریعہ موافقہ حاصل ہونے لگا۔
پس تقیم سند کاسا لاپتہ آیا۔ مگر اس اشارہ
کے وقت بھی انقلاب نے جامعہ احمدیہ
کو شاندار مخالفت فرمائی۔ اور احباب تمام
موت شاذ و نادر کے جانی مالی نقصان
کے باوجود انقلاب نے کہ مخالفت خاص میں
ہوئے۔ ۱۹۵۹ء میں مخالفین کی طرف سے
پاکستان میں احمدیوں کو تباہ و برباد کرنے کا
منصوبہ بنا گیا۔ مگر انقلاب نے اسے تائید
خاص سے مخالفین کو اس کی تہذیب ناکا دکھائی
اور جامعہ احمدیہ کو اپنی مخالفت میں رکھا۔
ادھر ہندوستان میں تقیم کے بعد مختلف
جگہوں اور جگہوں میں زوردار اشارتوں
پر باجوستے انقلاب نے سب پر نفاذ اپنی
دس جامعہ کے افراد کو غیر معمولی طور پر ہمدرد
دیہ۔ دوسروں کا نسبت کہیں کہ جامعہ کمالی
نقصان ہوا۔ جانی نقصان سے انقلاب نے
خامی طور پر محفوظ رکھا۔ اقامت اللہ

ذالک نفلہ اللہ بڑے نفلہ میں لپٹا
جامعہ احمدیہ کے بعد انقلاب نے
کے اس غیر معمولی سلسلہ سے چڑھتا ہے
کہ وہ اس جامعہ کو نہ صرف تمام رکھنا چاہتا
ہے بلکہ غیر معمولی ترقی دینا چاہتا ہے۔ اور
دس لاکھ ہے۔ اور آج اللہ تعالیٰ کے
نفعل کو مگر اس جامعہ کی فہم اور ترقی
لاکھ لاکھ پہنچ چکی ہے۔ ہندو پاکستان کو چھوڑ
کر اس جامعہ کے ۳۰ غیر مالک میں ۶۶
تجلیبی مشن قائم ہیں۔ اور ان مشنوں میں ۱۴
سلفین کام کر رہے ہیں۔ ۱۶ مختلف زبانوں
میں اخبارات و رسائل جاری ہیں۔ (۲۶)

سابقہ - ۵۰ برس گئے اور ہمیں مسیحا نام
ہیں۔ جو پورے ملک زبانوں میں قرآن مجید کا زیور
مشائخ ہر چکا ہے۔ اور آٹھ زبانوں میں تیار
ہو چکا ہے۔ یہ انشا اللہ مالات سازگار
ہونے اور رسائل حاصل ہونے سے جتنے شائع
ہو جائے گا۔ دینی محافظ کے ہونے سے
توقوں کے مقابل پر ہماری تقدیر و جنت ہی کم ہے
ظلمہ صی مسلمان و مسلمان بھی حاصل نہیں۔
تقریباً سب کچھ چھوڑنا ہے۔ بعض انقلابی
کے نفلہ۔ اس کی تائید و نصرت اور تقویہ
خاص کے باعث ہو رہا ہے۔

جامعہ احمدیہ سے
اعتراض حقیقت
انقلاب نے اس
غیر معمولی سلسلہ یا تقدیر خاص کے بارہ میں مخالفین
احمدیت کے صرف حد اقرار اور اعتراض دور
ذکر کرتا ہوں۔

رقی جامعہ اسلامی کے انبار الہیہ کا مقبول
کے مدبر و نفلہ زانی
"ہمارے بعض مطالبہ احترام
بڑو کر کے اپنی تمام تر نفلہ حیرت
سے تادیبیت کا مقابلہ کیا گیا
یہ حقیقت سب کے سامنے ہے کہ
تادیبیت جامعہ میں سے زیادہ
مستحکم اور وسیع ہونے لگی ہے۔
مرزا صاحب کے باوجود جن لوگوں
نے کام کیا۔ ان میں اکثر تقوی
تعلق باللہ۔ دیانت۔ نظریں علم و
ارز کے اعتبار سے بہاؤوں کی
شخصیتیں رکھتے تھے۔ سید
نذیر حسین صاحب دہلوی۔ مولانا نور
شاہ صاحب دہلوی۔ مولانا قاضی
سید سلیمان منصور دہلوی۔ مولانا
محمد حسین صاحب شاہوٹی مولانا
عبدالبارک خان غزنوی۔ مولانا شاہد اللہ
صاحب اترکری اور دوسرے
اکابر رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ بارہ
میں ہمساروں میں طوع ہے کہ یہ
بزرگ انوار نبوت کی مخالفت میں
مخلص تھے۔ اور ان کا اثر و روح
ہی انسانہ فہم قائم کر سکیں ہیں
سے لپٹ کر اپنے لیے شفا ہوئے ہیں

جہاں کے ہر پارہ میں۔ اگرچہ باغی
سننے اور پڑھنے والوں کے لئے
تکلیف دہ ہوں گے اور تادیب
اخبارات اور رسائل بھی چند
دن اپنی تائید ہی پیش کر کے توڑ
ہوئے ہیں مگر یہ لیکن ہم اس کے
باد جہد اس نفلہ زانی پر مجبور ہیں۔
کہ ان کا ہر کام کا مشن کے
باد جہد تادیبیت جامعہ میں انہ
ہوا سے متحدہ ہندوستان میں
تادیبیت پڑھنے سے تعلیم کے
بند اس سرگروہ نے پاکستان میں
زور پڑاؤں جمانے۔ بلکہ جہاں
ان کی تعداد میں اضافہ ہوا۔ وہاں
ان کے کام کا یہ حال ہے کہ
ایک طرف اس اور امریکہ کے
سرکاری سطح پر استفسار اور
آئے ہیں۔۔۔۔۔ اور دوسری
جانب ۱۹۵۵ء کے عظیم ترین
سنگرام کے باوجود تادیبیت
اس کوشش میں ہے کہ اس کا
یہ بحث کہیں لاکھ اور دیکھ کر
اور انبار الہیہ ۱۲۲ (مبارک علیہ السلام)
(ب) جامعہ اسلامی کے آگے ترحمان
الذات ہیں ایک سال کی کھول گئی
دعوت کو ان انقلابی سنی
"یہ اکثر اوقات اس پر غور کرتا
ہوں کہ کیا وہ ہے کہ مرزا صاحب
کراہتے۔۔۔۔۔ میں اس قدر
کامیابی حاصل ہوئی۔ مجھے مرزا
صاحب کا کامیابیوں کا سلسلہ
لافتابی نظر آتا ہے۔ اور جس
وقت مرزا صاحب کے مخالفین
کہاں اور ایوں پر غور کرتا ہوں وہ
بھی ہے وہ صاحب نظر آتی ہیں۔
ایسا کیوں ہے؟ ایک شخص خدا
اس کے رسول کے مقابلہ پر کھڑا
ہر تادیب۔ تائید رسول کو پسلی
کتاب کے کہ سب کی کبھی جنت
سزا کو قبول نہیں کر سکتے۔ کیونکہ خدا کی
تائید میرے شانہ سے ہے۔ مگر سب
مجھ سے مقابلہ پر آکر گئے ہر مرتبہ
ذیل نامزد ہو گئے۔ اور میرے
جی ہونے کے سب سے بڑی دلیل
ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ایسا ہی ہوتا
ہے۔ ہر مشنوں کی مخالفت کے
سامان غیب سے پیدا ہو جاتے
ہیں۔ ایک تازہ مثال دیکھئے کہ
جھپیر کے مادہ میں نہ جانے
کتنے مسلمان لقمہ اجل ہو گئے۔
لیکن مرزا صاحب ایک مشن زور
رہو دہی انقلابی مسلمان صاحب
ناقل کو خدا تعالیٰ نے بال بل

ہو گئے۔ اس وقت بار بار میری نظر صاحب
سبح کے اس پینے کی طرف اٹھتی تھی وہ
کھبروں کے درمیان بیٹھی حالت میں تھک
راہ تھا۔ یہ ترکہ داخل مقام جائز بھی ہو گا
جس میں شخص رنگ برنگ کے پیر پیر
ہوئے ہیں۔ اور جہاں دعوت کی کرکری ہو
ہے۔ صاحب سبح کے پینے کو اس رنگی نظری
کی حالت میں لٹکانا تک ایسا ہی فہرت
کے مطابق تھا؟

اس کے بعد وہاں چند تقریریں ہوئی تھیں
صدر جمہوریہ مندرجہ بالا حضرت
الاکلی نے بھی تقریریں کیں۔ مگر ان تمام
تقریروں میں نہ تو زیادہ مہمات کی
پاؤں تھی۔ پھر چونکہ عبادت شہداء پر
کبھی مردہ کو کھڑے ہونا اور کبھی زمین پر کھٹے
لیکنا۔ اور شہداء کو رانی کی توجیہ عمل میں
آئی۔ جس میں پارہی شہداء کا پیدائش ہے۔ اور
غیبہ ہو جاتا ہے اس وقت صاحب سبح
گوشت و پوست اور خون اس شہداء کے
پیا ہے یا جاتا ہے۔ اور یہ نہایت ہی تکلفی
سے سمجھوں گے اس سے ان کا گوشت کھاتے
اور خون پیتے ہیں۔ میں اس کے بعد اور ان دن
اس جلسہ گاہ میں آیا۔ اور ہزاروں کو ہر حالت
کرتے دیکھا۔

اور دیکھ کر پاپائے عظیم اور انہما کے
"پونٹ" سے نشانہ کر کے ساری اٹھ
پر پہنچ گئے۔ میں اس دن بھی سہانہ گاہ آیا۔ مگر
اس دن تو وہ صرف پانچ منٹ مال لہرے
اور تین منٹ اور چند جگہ تک رکھتے ہو
گئے۔ اس کے بعد بھی ان کا یہ دکرام کھینے
سے سلام ہوتے ہیں کہ انہوں نے زیادہ وقت
موسٹ اور کھول پر دگر میں گزارا

پاپائے عظیم کا حکومت مند حکومت
ہوا اور انہوں نے شہداء کو نہ سمیٹا شہداء
استقبال کیا۔ ان کی نظیر نہیں ملتی۔ اس دن
آدیوں کے ہجوم سے ہوائی اڈے سے کھڑا
کو کھینچ لیا۔ اس میں ہزاروں رنگ برنگ
کی کھنڈیوں اور گھنڈیوں سے آراستہ۔ رنگ برنگ
بھڑکے پر دیدار میں در دیدہ کھڑے تھے۔ وہ اس
شان سے اس عظیم شہداء کو دیکھنے میں ہمت نہ
مند اور مسلمان جو بیٹھی رہا ہوا تھا کہ وہ
مزارع۔ اور دعوا سے توجہ نہ دیکھنے کے
خدا کی ایک نبی بیٹا کا کہہ کر تو اور دعوا
سے دور در سے کہ تو اس شہداء کو کھلبند
ہو گیا۔ شہداء تمام مذہبی سرسٹیشنوں
خواہش کی تھی کہ پاپائے عظیم کچھ دیر ہم لوگوں
کے درمیان بھی گھر آئیں۔ مگر وہ لوگوں سے
مکمل کر لیا تھا کہ کبھی نہ آئیں۔ مگر انہوں نے
خواہش پوری نہیں ہوئی۔ مگر یہ یادگاروں کے
ہفتہ کے چند ہسپتال فزرنہ دیکھنے میں گھراس
خالی سے کسی شہداء سے صفت انہوں کو ساری
آئی ہے۔ اور اس کے بعد دعوا میں آئی کے
سکھنے نہیں دیکھی نہ کہ پاپائے عظیم لٹ

دے انہما کے تو وہاں مندر کر رکھ کر
اسے وہی جیسی بڑی لڑکی لڑنے سے گزرتے تو
انکے برکت کہ داکر دی۔ پاپو کھول کر لگا
دیکھتے تھے اور کسی کے ڈھول اور کسی کے
کی تزیین کر دی۔ وہ مذہبی جماعتیں ہوا ایک
مستقل وجود رکھتی ہیں ان میں سے کئی گھانا
کا رنگ نہیں دیا گیا۔ حالانکہ وہ اس ملک میں
مواداری اور عالی مولگی کا رکن دیکھتے
ہوئے تزیین لائے تھے۔

وہ جماعتیں جو پاپائے عظیم سے ملاقات
کی خواہش تھیں ان میں سرپرست جماعت احمدیہ
کا نام آتا ہے۔ یہ ان سے اس کے لئے ملنے لگے
بجائز میں کہ وہ خواہش پر اور خواہش وہی کا
گوشیہ کے سیکڑی نے لے کر اس خواہش کا پاپا
کیا۔ مگر ہماری یہ خواہش عقارت سے ٹکرائی تھی
جماعت احمدیہ کی ذوق و مشوق سے پاپائے
عظیم کو خوش آمد دیا گیا تھا۔ پاپا نے ان کا
اس سے ہر وقت کے خاص ان کی خوش آمد
کئے تھے جماعت احمدیہ کے راجہ جلال خرم
بزرگ صاحبزادہ مرزا اویم احمد صاحب ناصر
دعوت دہلی نے ایک صاحبانہ صاحبانہ
ذہیب۔ جس میں گویا۔ پھر ان کی گیارہ ہزار
کا پاپا اور دوسرے اعلیٰ کا نڈر پچھ لیا۔ مگر
خیال تھا کہ ان سے ملاقات ہوگی تو خود

حضرت صاحبزادہ صاحبانہ صاحبانہ
ذہیب سے۔ اس ملاقات کے بعد میں نے بہت
کوشش کی۔ مگر پاپا نے جوئی کا زور لگا دیا۔ مگر
کوئی نتیجہ برآورد نہ ہوا

کا ٹنگوں کے منتظرین کی اس سردی کی کانچ
یہ ٹھیکہ پاپائے عظیم سے ملاقات کے لئے
تھی مذہبی تنظیم کا کوئی نائندہ نہیں کیا تھا
کا ٹنگوں کے منتظرین نے یہ سوچا تھا کہ اس
ملاقات کے لئے مذہبی جماعتوں کے نائندہ سے
ایک طرف دھوپ اور دگر میں ہتھار لگا کر کھڑے
رہیں گے جیسے دیکھیں گے کہ وہ خرم میں
ایک برہمن ہتھ سے اذان پڑھائی گئے۔
پرف کی سالوں پر کھڑے کھڑا ہوا تھا۔ انہیں یہ
معلوم نہیں تھا کہ پاپائے عظیم کے اس بیان سے
تمام ہندوستانوں کے دل نہیں ہر گئے ہیں جو
انہوں نے دیکھیں مٹی چھوڑنے سے چند کھٹے
پیلے دیا تھا اور جس میں یہ کہا تھا کہ ہندوستان
کے رہنے والے گراہ و فریب نور ہوں
مگر ہمیں ان کے ساتھ رواداری سے پیش
آنا چاہیے۔ اس پیغام میں پورے ملک کی
تحقیق تھی۔ اس لئے کسی مذہبی جماعت نے
ان کی ملاقات کے لئے اب ہرگز خوش
نہیں دکھایا۔ کا ٹنگوں کے منتظرین سے یہ ہمت
حال دیکھ کر ذرا دہیزد پارٹی کے ایک
ادی کو کسم ہتھ کا خطاب دے کر ملا گیا
اور "انڈیا ایکسپریس" کے رپورٹرز میں
گھومتے مہلکان سے یہ خبر شائع کر دی۔ وہ
دیکھ کر جماعت احمدیہ کے نائندہ نے
میں کس پاپائے عظیم

Month of Mourning
دلت کی حجام کا کھنڈہ پیش کیا۔ لیکن یہ باگلی
بے جفا و خرد تھا اس لئے ہم نے فوراً اس
کو تردید کر دی۔
منتظرین کا ٹنگوں کی سردی کا دہیزد
پر کیا اثر تھا۔ ہمیں اس کے منتظرین کچھ نہیں کہہ
سکتے۔ لیکن جماعت احمدیہ نے جب یہ
دیکھا کہ پاپائے عظیم سے ملاقات کا
دلت نہیں دیا گیا۔ بلکہ وہ جھکیں جوں جوں
عشرائے گئے ہیں وہاں ماننے کی بھی رعایت
نہیں دی جاتی تو اس جماعت کے پیغام
اسلام بیٹھے سے کا اب دوسرا ہندو مت
کہا۔ ہم نے اسے خدام کی جن میں کرایو
گزر گیا ہوں پر ڈیڑی لگائی۔ پاپائے عظیم
دخیر مل سماں جہاں بکثرت گزرتے تھے
جو مندہ میں بھری جہازوں میں بیٹھے تھے ان
کے لئے نیند گاہ کے ان گھنٹوں پر ڈیڑی
لگائی تھی جو ان کے آئے، ہائے کار مت
تھا۔ اسی طرح بڑے بڑے مہلوں کے
نٹ پاپا پر خدام منتظرین کر بیٹھے گئے۔

اکثر چیلوں اور چٹھلوں کے ساتھ بھی
خدام موجود ہوتے تھے۔ پورا دل میدان
کے چاروں طرف جہاں سے شہداء غفلت
جمع ہوا تھی وہاں بھی اپنے خدام ہر دلت
پر موجود رہتے تھے۔

اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دلت یہ جو کوئی مل گیا یا
غیر مل گیا مذہب ہر گاہ جس کے ہاتھ میں
کا ٹنگ بھرن پینا پیا۔ لوگ کثرت سے
خود مانگ مانگ کر بیٹھے۔ اور وہ وہ
چار چار آدمی مل کر پڑھتے تھے۔ جن
دن مسیحا سے کی عام اشاعت ہوئی اس
دن پادریوں کا ذاتی مشوق قابل دید تھا
پریادی نے کوشش کی کہ مسیحا سے کہ
ایک کاپی اس کے ہاتھ آجائے۔ اس کا
نیچو پر پڑا اور پ کے حلقے میں یہ بات
خوب مشہور ہوئی۔ اخبارات نے نمایاں طور
پر یہ خبر بھی شہداء کو دی۔ یہ صورت حال
دیکھ کر سمیت سے عیسائی نکر مندہ گئے
مگر پولیس کی طرف سے ہم کو سخت آزادی
تھی کہ جلسہ گاہ چھوڑ کر اس کے فٹ پاتھ
پر کئی ہزار سے خدام آجائیں۔ وہ سے
جن کے شہداء آج شہداء اور کارکن
کے خدام پر جو لوگ نائندہ۔ اور دعوتیں
لے منتظرین پر بیٹھے تھے انہیں میں ان
کا ہر دن کی سیٹ پیش کی گئی۔ ان میں سے اکثر
نے شہداء کے ساتھ یہ کام بھی قبول کیا۔
مگر ہم صاحبزادہ حضرت مرزا اویم احمد
صاحب ناصر دعوت دہلی نے اس میں ان تمام
اجتماع کو جو ایلیا میں اچھی ذہنیت کا پسند
اجتماع تھا پیغام اسلام بیٹھے کے لئے
جمواد العوامی اور ہندوستانی سے کام لیا
اسی پاپا ہزار ہزار منتظرین دستار کش
منتظرین سمیت۔ ہے کا ذکر کرنے آج تک ہے

اس کے علاوہ آپ نے ایک نکر سے
کئی جمعیوں کو دیکھا اور ان کے طور پر دیکھنے کے لئے
بھیجیں جو میں عام سماں میں منتظرین سمیت
کے علاوہ خاص دنات سماں کے موضوع پر
جمعیوں کی ہزاروں سے زائد کتب تھیں۔ اور
تا قابل زار مشاں کا نامہ کے انجام دینے
میں صاحب سبطہ محمود مدق صاحبان کی آفت
کھلتے اور مکرزم صاحبان کمرہ مکرزم
معدن ہزاروں مسکلی آف کھلتے کے رانڈہ
بال عشا سے علاوہ قبول سڈ کی ہفتہ مکرزم
نے حضرت صاحبزادہ صاحب سے مل کر خوب
تقدیر کیا۔ چنانچہ جماعت احمدیہ حیدرآباد
سکندر آباد نے دنات سیکرٹری ایک مہلت
Fundraising

مہلت کے وسیع کے منتظرین نے ایک دنات
Fundraising
نہایت دیدہ زیب کا نڈر ہاتھ
کے ساتھ جیسے ہزاروں سے زیادہ تعداد
میں چھپائے جن میں سے سارے ستر ہزار
اسی اجتماع کے لئے نام بھی گئے
دوسرا مہلت جماعت احمدیہ کراچی نے
Fundraising
ہزاروں کے لئے نام سے پانچ
کا منتظرین ایک ہی مقام میں جن صاحب سبح
کے تینوں دور زندگی کے میں نہ تو بھی۔
یعنی ہوائی۔ ادھر اور ٹھہرا ہے۔ بو
الٹ سیکلو پیڈیاٹ ہاتھ پڑھانے کے شائع
کئے ہیں۔ اور بھی دعوت دہلی ہندوستان
اس کے علاوہ تقاریر دعوت دہلی
تعداد ان کے موضوع پر مندرجہ ذیل کتب
ہزاروں کے تعداد میں ہیں۔

سب سے ہندوستان میں اور انگریزی
کے لئے کئی دنات پائی (۲۰)
تہذیب
ان چھوٹی چھوٹی کتابوں کے علاوہ
کئی بھی انگریزی زبان میں سب سے
شرفیہ۔ لاف آف قوم۔ جنگ آف اسلام
احمیت یا مشفق اسلام ہزاروں کی تعداد
میں بھی تھیں۔ "تری چن کیرالہ کے ایک
دست نے بھی ایک اشتہار پانچ ہزار
کی تعداد میں بھیے۔ اور وہ سے بھی
تین کتب اس اجتماع کے لئے آئی۔
تقاریر وسیع قادیان سے اس تبلیغی
مہم کے ذمہ ادا میں سے سب سے
نے میں کے حالات دیکھ کر کس کو کیا کہ
جماعت احمدیہ میں تھا اتنے وسیع ہوتے
پر ان کتابوں کی صاحب رنگ میں اشاعت
نہیں کر سکتی۔ اس لئے مولانا سڈر کھن
جماعتوں کو اپنی مدد کے لئے نمایاں حیدرآباد
اور یا دیگر ہر وقت کہ اس سماں میں ان
کے افراد کو تحریک کر کے ان نادر دنوں
کے لئے اپنے خدام بھی بھیجیں اور
جوڑی ہوئی۔ تقاریر دعوت دہلی ہانڈ
میں تحریک کا۔ ہر جمعی اعلان کیا گیا۔

احمدیت کے دائمی مرکز کے لئے سچی محبت اور سرب رکھنے والوں کے نام

از محترم شیخ عبدالحمید صاحب تاج واقعہ مذکورہ کی تالیف

سیدنا حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کے لئے
کے لئے سب سے پہلے یہ عرض کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ
پرستوں کے لئے یہ آرزو ہے کہ ان کے لئے اللہ تعالیٰ
آپ کے لئے ہے جبکہ حضور علیہ السلام کے
اسم پر دعا ہے جو جنت کے دروازے ہیں
احمدیوں کی اکثر آبادی کو اپنے لئے سب سے
گراں گراں ہے۔ اور صرف جن حدیثوں میں اللہ تعالیٰ
دین و ممالک کے لئے دعا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ
کی تالیف کے لئے یہاں تک کہ وہ ہے۔
انسانی تکلیف اور خطرناک حالات
کے باوجود انہوں نے سوائے اللہ تعالیٰ
اور انسانی اور انسانی کے لئے دعا نہیں کی دنیا
پر قدم رکھنے کا عملی تجربہ کیا۔ اور گذشتہ
سترہ سال کے حالات و اشکالات کو اگر
سامنے رکھا جائے تو بلا سبب بھی کہا جاسکتا
ہے کہ کوئی ایسا درویش نہیں ہے جس کو
کسی نہ کسی شکل میں ہمدردی کا معاملہ سے دوچار
مہیا ہوا ہے اور جس سے ارشاد خداوندی
کے مطابق ضرورتاً استقبال کا حکم ملتا ہے
پیش نہ کیا ہو۔

درویشی کے امتزاجی ایام میں یہاں
پر توجہ رکھ کر زندگی کو بھی جو جہاں اللہ تعالیٰ
کا مہربان پیدا ہوئی۔ تو حضرت امیر المؤمنین
علیہ السلام نے انہوں کو اپنے لئے
اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے تحت جو ہمدردی
سے ہمدردستان میں آجائیں اور اللہ تعالیٰ
مہربانوں کے لئے دعا ہے۔ انہوں نے
انہیں مستقل طور پر یہاں رہائش کے لئے
امس کیا۔ اس طرح درویشوں کی تعداد
زندگی کے ساتھ تالیف کی احمدی آبادی
میں بھی بے لطفانہ سے اضافہ ہوتا ہے۔
ہوا اور اس وقت درویشان اور ان کے
ابھی وہاں کے تعداد میں ایک ہزار تک
پہنچ چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ذمہ

آج کل تالیف کی احمدی آبادی
درویشوں کی تعداد میں اضافہ کے ساتھ
مسئلہ یہاں پر ہمدردی احمدی تالیف
کے سامنے ان کے گزراہ کی ضروریات
کو برقرار رکھنے کے لئے مالی امداد کی طلب ضرور
پیدا ہوئے گی۔ کیونکہ یہاں کے مہربانوں کا
پیش نظر کوئی ایسا کاروبار نہیں ہے جو
کے لئے نہیں تھا جس سے وہ اپنی اپنے
اہل و عیال کی ضروریات کو کفایت فرما کر

کے۔ اور اس سے چند ایک گنتی کے خلاف
کے لئے تمام افراد کی ضروریات کا بار
ہمدردی احمدی تالیف پر پڑنا ناگزیر تھا
اور چونکہ ہمدردی احمدی تالیف کی آمد کے
مقابلہ میں ایسا کاروبار نہیں ہے جو
زیادہ تھا اس لئے سیدنا حضرت امیر المؤمنین
ایہ اللہ تعالیٰ سے طبعاً اللہ تعالیٰ کی منتظر
اور حضرت امیر المؤمنین سے جدا ہوا ہے
صاحب رضی اللہ عنہما کے ہدایت کے تحت
ظاہر لازمی چندہ سات کے ایک خاص
چندہ درویش مذکورہ کی تحریک کی آغاز کیا
تاکہ حالات کے تقاضا کے تحت غیر
سمری ضروریات کو اس چہرہ کی آمد
سے پورا کیا جائے

حضرت ماجزہ صاحب رضی اللہ عنہما
کا ایک نیا ہیام اور شہادت ارشاد ذیل
میں درج کیا جاتا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ
پر اس تحریک کی اہمیت متفق ہو سکے۔
" دراصل تالیف کو آباد رکھنا
ساری جماعت کا فرض ہے
لیکن تقریباً ہیام کے تحت ایک
مقررہ تالیف سے ملنا پڑا۔
اور دوسرے حصہ کو برسات
تعمیر ہو گیا کہ ہمدردی احمدی
میں تالیف کی آمد کے لئے ضروریات
بملا لیا۔ دوسرے درویشوں کا فرض
ہے کہ وہ اپنے ہمدردی احمدی
اور آرام کا خیال رکھیں۔ اور
انہیں کم از کم ایسی مالی پیشانیوں
سے بھی جو توجہ کے انتظار
کا مہربان ہے۔ حقیقتاً ہیام پر
درویشوں کا یہ احساس ہے کہ وہ
کھالی تالیف کے تالیف میں
جاری کنندہ کے لئے یہی سبب
ہے اور اگر صورتاً ہیام کے
رنگ میں نہیں ہے۔ ایک محبت
کا جذبہ ہے جو ہمدردی احمدی
کے رنگ میں ہیام ہمدردی احمدی
درست درویشوں کی خدمت میں
پیش کرتے ہیں "

اس تحریک کے فرض میں ہمدردی احمدی
مخلصین جماعت کے لئے اور اس کے لئے
سے ہمدردی احمدی تحریک کے دو تین سال
بہرہ مند ہونے سے پہلے ہی ہمدردی احمدی
درویشوں کی زندگی کو کفایت فرما کر
کے لئے سب سے پہلے یہ عرض کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ
پرستوں کے لئے یہ آرزو ہے کہ ان کے لئے اللہ تعالیٰ
آپ کے لئے ہے جبکہ حضور علیہ السلام کے
اسم پر دعا ہے جو جنت کے دروازے ہیں
احمدیوں کی اکثر آبادی کو اپنے لئے سب سے
گراں گراں ہے۔ اور صرف جن حدیثوں میں اللہ تعالیٰ
دین و ممالک کے لئے دعا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ
کی تالیف کے لئے یہاں تک کہ وہ ہے۔
انسانی تکلیف اور خطرناک حالات
کے باوجود انہوں نے سوائے اللہ تعالیٰ
اور انسانی اور انسانی کے لئے دعا نہیں کی دنیا
پر قدم رکھنے کا عملی تجربہ کیا۔ اور گذشتہ
سترہ سال کے حالات و اشکالات کو اگر
سامنے رکھا جائے تو بلا سبب بھی کہا جاسکتا
ہے کہ کوئی ایسا درویش نہیں ہے جس کو
کسی نہ کسی شکل میں ہمدردی کا معاملہ سے دوچار
مہیا ہوا ہے اور جس سے ارشاد خداوندی
کے مطابق ضرورتاً استقبال کا حکم ملتا ہے
پیش نہ کیا ہو۔

درویشوں کی تحریک واقعہ مذکورہ کی تالیف
اس میں اور بھی کو برقرار رکھنا۔ حالانکہ
یہ تحریک مستقل اہمیت رکھتی ہے اور
تالیف میں بے لطفانہ سے اضافہ ہوتا ہے۔
مسئلہ ان اشکالات کے لئے بھی زیادہ تر
درکار ہے اور ہمدردی احمدی تالیف میں
تالیف میں بھی روز بروز اضافہ ہوتا جا
رہا ہے۔

پس تالیف کے مفروض اور دائمی
مرکز سے الگ محنت اور سرب رکھنے
اور ہمدردی احمدی جماعت کی خدمت میں
ہمدردی احمدی تالیف کی سبب سے
مالت اور مرکز کے لئے ضروری ضروریات
کے لئے ہمدردی احمدی تالیف میں پیش کرتے ہوئے
یہ درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنی تالیف
کے صحابہ کو رکھیں۔ اور باوجود اپنی ذاتی
اور خانہ آبی مشکلات کے سبب سے مشکلات
کو مقدم رکھتے ہوئے مرکز کے ساتھ تعاون
زیادہ اور ہمدردی احمدی تالیف کی حالت کو درست
بنانے کے لئے اس رنگ میں خدمت میں
لازمی ضروریات کے لئے کی ضروریات متعلقہ
انہیں اپنے لئے ہمدردی احمدی تالیف کی خدمت
میں

تحریک چندہ خاص

ہمدردی احمدی
تالیف کے لئے ہمدردی احمدی تالیف کے
کے لئے حضرت علیہ السلام کے لئے ہمدردی احمدی تالیف کے
ہمدردی احمدی تالیف کے لئے ہمدردی احمدی تالیف کے
ہمدردی احمدی تالیف کے لئے ہمدردی احمدی تالیف کے

ہمدردی احمدی تالیف کے لئے ہمدردی احمدی تالیف کے
ہمدردی احمدی تالیف کے لئے ہمدردی احمدی تالیف کے
ہمدردی احمدی تالیف کے لئے ہمدردی احمدی تالیف کے
ہمدردی احمدی تالیف کے لئے ہمدردی احمدی تالیف کے

ہمدردی احمدی تالیف کے لئے ہمدردی احمدی تالیف کے
ہمدردی احمدی تالیف کے لئے ہمدردی احمدی تالیف کے
ہمدردی احمدی تالیف کے لئے ہمدردی احمدی تالیف کے
ہمدردی احمدی تالیف کے لئے ہمدردی احمدی تالیف کے

ہمدردی احمدی تالیف کے لئے ہمدردی احمدی تالیف کے
ہمدردی احمدی تالیف کے لئے ہمدردی احمدی تالیف کے
ہمدردی احمدی تالیف کے لئے ہمدردی احمدی تالیف کے
ہمدردی احمدی تالیف کے لئے ہمدردی احمدی تالیف کے

ہمدردی احمدی تالیف کے لئے ہمدردی احمدی تالیف کے
ہمدردی احمدی تالیف کے لئے ہمدردی احمدی تالیف کے
ہمدردی احمدی تالیف کے لئے ہمدردی احمدی تالیف کے
ہمدردی احمدی تالیف کے لئے ہمدردی احمدی تالیف کے

احمدیوں کے لئے ہمدردی احمدی تالیف کے
اور تالیف کے لئے ہمدردی احمدی تالیف کے
اور تالیف کے لئے ہمدردی احمدی تالیف کے
اور تالیف کے لئے ہمدردی احمدی تالیف کے

تعمیر عمارت ہمدردی احمدی

سال قبل ہمدردی احمدی تالیف کی تمام محنت
کے ہمدردی احمدی تالیف کے ہمدردی احمدی تالیف کے
تالیف کے ہمدردی احمدی تالیف کے ہمدردی احمدی تالیف کے
تالیف کے ہمدردی احمدی تالیف کے ہمدردی احمدی تالیف کے

تالیف کے ہمدردی احمدی تالیف کے ہمدردی احمدی تالیف کے
تالیف کے ہمدردی احمدی تالیف کے ہمدردی احمدی تالیف کے
تالیف کے ہمدردی احمدی تالیف کے ہمدردی احمدی تالیف کے
تالیف کے ہمدردی احمدی تالیف کے ہمدردی احمدی تالیف کے

تالیف کے ہمدردی احمدی تالیف کے ہمدردی احمدی تالیف کے
تالیف کے ہمدردی احمدی تالیف کے ہمدردی احمدی تالیف کے
تالیف کے ہمدردی احمدی تالیف کے ہمدردی احمدی تالیف کے
تالیف کے ہمدردی احمدی تالیف کے ہمدردی احمدی تالیف کے

تالیف کے ہمدردی احمدی تالیف کے ہمدردی احمدی تالیف کے
تالیف کے ہمدردی احمدی تالیف کے ہمدردی احمدی تالیف کے
تالیف کے ہمدردی احمدی تالیف کے ہمدردی احمدی تالیف کے
تالیف کے ہمدردی احمدی تالیف کے ہمدردی احمدی تالیف کے

تالیف کے ہمدردی احمدی تالیف کے ہمدردی احمدی تالیف کے
تالیف کے ہمدردی احمدی تالیف کے ہمدردی احمدی تالیف کے
تالیف کے ہمدردی احمدی تالیف کے ہمدردی احمدی تالیف کے
تالیف کے ہمدردی احمدی تالیف کے ہمدردی احمدی تالیف کے

تالیف کے ہمدردی احمدی تالیف کے ہمدردی احمدی تالیف کے
تالیف کے ہمدردی احمدی تالیف کے ہمدردی احمدی تالیف کے
تالیف کے ہمدردی احمدی تالیف کے ہمدردی احمدی تالیف کے
تالیف کے ہمدردی احمدی تالیف کے ہمدردی احمدی تالیف کے

تالیف کے ہمدردی احمدی تالیف کے ہمدردی احمدی تالیف کے
تالیف کے ہمدردی احمدی تالیف کے ہمدردی احمدی تالیف کے
تالیف کے ہمدردی احمدی تالیف کے ہمدردی احمدی تالیف کے
تالیف کے ہمدردی احمدی تالیف کے ہمدردی احمدی تالیف کے

تالیف کے ہمدردی احمدی تالیف کے ہمدردی احمدی تالیف کے
تالیف کے ہمدردی احمدی تالیف کے ہمدردی احمدی تالیف کے
تالیف کے ہمدردی احمدی تالیف کے ہمدردی احمدی تالیف کے
تالیف کے ہمدردی احمدی تالیف کے ہمدردی احمدی تالیف کے

موجودہ اقوام عالم کی آمد اور ان کا بیٹیا

ذکر مہم مولوی شہر مہنا نائل، ہمارے احمدیہ مدرسہ دہلی

یہ ایک ایسی دھرم ہے جو کبھی کبھی بھارت
 اچھوت تھا مگر دھرم ہندو کا نام رکھتا ہے
 محمد نے کہا کہ اس امر پر متفق ہیں
 کہ اس دھرم میں ایک مذہب درست تاجی
 اور روحانی اندھیرے کا وقت آنے والا
 ہے۔ اس وقت سب مذاہب کے اندر
 طمانی پیدا ہو جائے گی۔ کفر و نفاق۔
 بے دینی اور بے جلیق کا زمانہ ہوگا جس
 وقت اسکے پتلے اپنی مقصد برداری کے
 لئے جہاز و ناہمساز و مسائل میں مل جائیں
 گئے۔ مسالمہ دعاہل۔ خواہ وہ دانا خواہ وہ
 امیر و غریب رہا اور بادشاہ اعزض
 سب کے سب ادھر اور بے دینی کے
 کندھوں میں فرو خیز ہوں گئے۔ جین بھگت
 دھرم میں ان کے زمانے کو کنگ گنگ
 کے نام سے یاد کیا ہے۔ اسی زمانہ کے
 متعلق مشرخی و یاسی ہمارے زمانے

مذہب وہی گئے۔ منہ اور
 مسلمان اپنی اپنی کتب مقدسہ کو
 زبردستی کر دیں گئے۔
 گوردی ہمارے نے فرمایا کہ۔
 اس وقت ایک بھگت پیدا ہوگا
 نہ کلک ہوئے اسکا معاملہ اتار
 سنت و جمہا جگ جگ انتشار کے
 تو ان دھرم پلائی تک ہوم ہوگا
 تا کہ بھگت تارک کی تین نام اور ہمارے
 دھرم میں بھائی ہلا خلام
 زبردہ آئے والا گوردی نہ کلک
 اوتار ہوگا۔ کھلے لوگوں کی بھلائی
 کر کے گا اور دشمنوں کو جین میں
 کھناک کرے گا۔ اور وہ اتار
 مذہب جاری کرے گا۔ کیونکہ دھرم
 جس میں اپنے مذہب کو فراموش
 کر دیا ہوں گا۔
 عیسائی مذہب میں بھلا ہے۔

جب کلمت و جہالت۔ اور کا دور ہی میل
 میں گئے۔ تب ایک عظیم الشان اذکار ہم
 میں گئے۔ جس کو پوری اپنی دھرم پلائی
 کے مطابق کرشمی ہمارے۔ نہ کلک
 اوتار۔ حضرت سید علیہ السلام اور حضرت
 امام محمدی کے ناموں سے یاد کیا گیا ہے
 آج ہر قوم پر بھلا رہی ہے کہ کنگ گنگ
 نہایت پورے طور پر ظاہر ہو چکی ہیں اس
 لئے ہر قوم منتظر ہے کہ ہمارے اسی موجود
 کو ظاہر ہو مانا جائے کیونکہ اس کے ظاہر
 ہونے کا بھی وقت ہے۔
 تمنا صاحب نے فرمایا تک فرما۔
 اسے امام الزماں نہیں ہی آپ
 یا کھتا دیکھنے ٹھکانے کا
 مسجد آج ہے جو آتا ہے
 اب کب آئیگا وقت آنے کا
 دیکھئے اب جہاں سے مشتاق
 آپ کو آنکھوں پر بھلائے گا
 اور مدہر میں دعا صاحب نے بھی یہ کہا کہ ہمارے
 بری حالت کی وجہ سے اس وقت ہمیں کرشمی
 کی ضرورت ہے چنانچہ فرماتے ہیں۔

لے یہ دھرم نے فرمایا ہے کہ ہر قوم میں زمانہ میں دنیا
 کا اصلاح سے لئے سموت کیا گیا۔ اور
 میں مسلمان اور عیسائیوں کے سے کا عہد
 اور ہندوؤں کے لئے بطور اذکار کے ہوں۔
 جہاں سے آتا ہے۔
 جہاں کہ خدا نے مجھے مسلمانوں
 اور عیسائیوں کے لئے سید عہد
 کر کے بھیجا ہے ویسا ہی ہندوؤں
 کے لئے بطور اذکار کے ہوں اور
 جس عہد میں برس یا کچھ زیادہ
 برسوں سے اس بات کو شہرت
 دے رہا ہوں تو میں ان گناہوں
 کے دور کرنے کے لئے میں سے
 اپنی برائیوں سے عیب کھینچ دوں
 اسکے رنگ میں ہوں ایسا ہی راہ
 کرشمی کے رنگ میں ہی ہوں جو
 ہندو مذہب کے تمام اذکاروں
 میں سے ایک بڑا اذکار تھا۔
 کہنا چاہئے کہ وہ حقیقت
 کی رو سے ہی ہوں یہ میرے
 خیال و تمنا سے نہیں ہوگا
 خدا جو زمین و آسمان کا قدا ہے
 اس لئے یہ میرے بظاہر کیا اور
 نہ ایک دفعہ سیکر کی دفعہ
 شہادت ہے کہ توبہ و دل کے
 لئے کرشمی اور مسلمانوں اور
 عیسائیوں کے لئے سید عہد
 ہے۔ اس بات ہوں کہ جہاں
 مسلمان اس کو سکر کی الفاظ
 کہیں گے کہ ایک کافر کا نام لینے
 پر گے کہ گور کو فرما طور پر
 قبول کیا ہے۔ لیکن یہ ناک
 دہی ہے جس کے اظہار کے
 بغیر میں نہیں رہ سکتا۔ اور
 آج یہ پیدا ہے کہ اسے
 برائے مجھے ہی اس بات کو
 پرکشش کہ ہوں کیونکہ جو لوگ
 مذاکرہ طرف سے جوئے ہیں
 وہ کسی حالت کرنے والے کے
 علامت سے نہیں آتے۔ اب
 واضح ہو کہ راہ کرشمی عیب کا
 میرے بظاہر کیا گیا ہے
 اور حقیقت ایک ایسا طائر
 تھا جس کی نظیر ہندوؤں کے کسی
 رنگ اور اذکار میں نہیں پائی جاتی
 وہ اپنے زمانہ کا حقیقت
 نہیں تھا جس کی تسلیم کو چاہئے ہے گاڑ
 دیا گیا ہے نہ ناک سمیت سے
 پڑھتا اور نیک سے دھرم اور
 مٹھے دھرم رکھتا تھا۔ فرما کہ
 وعدہ ہے کہ آکر زمانہ میں ہی
 کا روز آتا ہے۔ ہمارے
 وہ وعدہ ہے کہ ہمارے

برعہ ذرا ملنے ہی ہر قوم اپنی حالت سے
 یہ وقت وہ ہے اسکی بڑی ضرورت ہے
 اس بیچ و پکار سے پتہ چلتا ہے۔ کہاں
 عظیم الشان موجود کے آنے کا بھی زمانہ ہے
 جس میں وہ علامات جو پلائی سکھیں ہیں بیان
 کی گئی ہیں پوری ہو چکی ہیں۔ اس مختصر مضمون میں
 ان سب علامات کو بیان کرنا تو مشکل سے ہو
 دھرم پلائیوں نے بیان کی ہیں کہ اس
 میں کوئی شک نہیں کہ آنے والا ہے۔ موجود
 کے زمانہ کے لئے یہ علامات ان سب
 دھرموں نے بیان کی ہیں وہ پوری ہو چکی
 ہیں۔ چنانچہ اس موجود کے زمانہ کے
 مذہبی حالات۔ اخلاقی حالات۔ علمی حالات
 تمدنی حالات۔ سماجی حالات۔ باہمی تعلقات
 کے حالات۔ مالی حالات۔ سیاسی حالات
 ذہنی تیزات۔ فنی علامات پر مذہبی کمالوں
 میں سیرک کرشمی ڈالی گئی ہے۔ اور وہ جملہ
 حالات و علامات اس وقت ہمارے سامنے
 موجود ہیں۔ اسکے ان علامات کے پورا ہونے
 پر جس موجود انسان کو آند کا وعدہ دیا گیا
 ہے۔ اس کا ظاہر ہونا ضروری ہے۔ اس
 لئے سب مذاہب کے متبعین کا اہم ترین
 ہے کہ اس طرف غلام میں اپنی نگرانی میں
 متاثر کوئی شخص نہ آئے جس میں گلگ اوتار
 امام جھکا اور سید علیہ السلام کے زمانہ
 ہوں اور وہ دھرم کے راہ ہو گئے ہوں
 کہ طرف سے اذکار ہنہا کے دنیا کی اصلاح
 کے لئے سموت کیا گیا ہوں
 تو ایمان کی مقدس سرزمین میں ایک
 مقدس اور جلیل القدر انسان کا چہرہ چلتا
 ہے۔ جس کا نام نامی اور اسم کرشمی حضرت
 مرزا غلام احمد علیہ السلام ہے۔

اس وقت کی ایک انگریز
 لیجے کہ دنیا کی کبھی ایک ہی
 وہ پاپ ہے وہ گناہ ہوں گے
 کہ زمین کا پٹے کی لڑکے
 والدین کو بے وقت تمہیں گے
 خود ہی لڑائی جھگڑا کرے گی
 سے خاندان کو تنگ رکھیں
 گی۔ پوجا پاٹ۔ دھرم کی طرف
 لوگ توجہ نہیں دے کر اور دھرم
 کریں گے۔ دھرم کو نکل اور
 داہیات تمہیں گے۔ جب
 اس طرف دھرم کا نامش ہونے
 کوہ گا۔ ڈھنگ ان کی کو تکلیف
 کرنا پڑے گی کہ کنگ اوتار میں عہد
 دکھائیں گے۔ پاپ کہ نامہ لڑیں
 گئے۔ دھرم کی بلی پر پوری ہو
 ہو گی۔
 دھرم بھارت میں پر اب ادھیان سے
 اور کرشمی ہمارے لئے اپنی زبان
 مادہ سے خود فرمایا کہ اسے بھارت میں
 جب دھرم کی تیسرا اور ادھرم کا دور
 دورہ ہو جاتا ہے تب ہی اذکار لیتا
 ہوں۔ اور کہ مذہب میں تمہا ہے۔
 "ایسا زمانہ جو وہ ظلم کا ہے
 والا ہے کہ ہندو مسلمان دونوں
 اپنے دین دھرم کو ترک کر دیں
 گئے۔ ہندو گجپتی اور تریوں کو
 کھول جا دیں گے اور مسلمان ناقہ
 اور مردہ کی حقیقت سے سب سے

اور ان بڑے دنوں کو وہ کرنے کے
 لئے ابن آدم کا ظہور مشرق سے ہوگا۔
 اسلام مذہب کی کتب میں لکھا ہے
 "لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے
 کہ اسلام کسرت نام یا رہ جائے
 گا اور قرآن مجید کا حرف نقش
 سمیریں لپٹا ہر ایسی ہی ہوتی ہوں
 گے گران میں نماز نہ ہوں گے۔
 اور اس طرح وہ ہدایت
 سے خالی ہوں گے۔ اور اسکا زمانہ
 کے ظہور اور دھرم بھی تراز ہو
 جائی گے؟
 مشکوٰۃ شریف
 سیدنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
 ارشادات کے مطابق مسلمانوں کو اس
 حالت کو دور کرنے کے لئے امام محمدی کا
 ظہور ہوگا
 میرے پیادے بھائی۔ ان پاک اور
 مقدس کلاموں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ خدا
 تعالیٰ نے آج سے ہزاروں برس پہلے
 پرستار یا خدا کو دنیا میں خلقت و جہالت
 پھیل جانے کی اور یہی دنوں کیا لگا

پورا اڑھا۔ جسے میں حمد اور ہلہاں
 کے ایچ لست یہی امام شہا
 تھا کہ اسے کہتے تھے کہ وہ قرآن کا
 تیری چھانٹیں گے۔ میں
 کہتے تھے کہ کتابیں کھینچیں
 اس کا منظر یہاں اور اس کے ایک
 اور راز درمیان سے جو صفات
 مخرج کلام سب کے تھے ہیں
 دیکھنا چاہئے کہ کس نے کہا
 اور انہیوں کی دلیلی کرنے والے
 اور انہیوں نے دلا ہے جو صفات
 میں موجود ہے جس میں گوارا
 کہہ دے کہ اس پر اس پر اور ایک
 ہی ہیں۔ وہ شترقی اصطلاح
 ہیں۔

دیکھو یہ کلام
 میرے بھائی نے آئے رانا کیا اور بڑی
 شان سے آیا۔ مبارک یہ وہ چیزوں کے اس
 کو پھان لیا اور اسے قبول کیا۔
 آپ نے دنیا کو کیا پیغام دیا اور دعائی
 گندول اور پاپوں سے نجات حاصل کرنے کے
 سنے کی رستہ شاہدہ نہایت ہی مختصر
 کے ساتھ آپ کی تقریرات سے پیش کرتا
 ہوں۔

۱۔ ہمارا اندازہ ہے کہ آپ نے فرمایا۔
 جو اب بھی لوگ اس سے
 خدا تم سے کیا چاہتا ہے جس میں
 کہ تم اس کے جو جاؤ اس کے ساتھ
 کسی کو بھی شریک نہ کرو نہ اسکا
 میں نہ زمین۔ ہمارا اندازہ ہے خدا
 ہے اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے
 زندہ تھا اور اب بھی رہتا ہے
 جیسا کہ پہلے رہتا تھا۔ اور اب بھی
 وہ سنت ہے جیسا کہ پہلے سنتا
 یہ خیال خام ہے کہ اس زمانہ میں
 وہ سنت تو ہے جو کہ ہوتی ہے
 بیکر وہ سنت ہے اور وہ بھی ہے
 اس کے تمام صفات ازل ابہی
 ہیں۔ یہ کہ سنت بھی مستقل نہیں اور
 جس بھی ہوگی۔ وہ وہی اولاد شریک
 ہے جس کا کوئی بیٹا نہیں اور اس کے
 کوئی بیکر نہیں ہے۔ وہ وہی ہے
 شریک جس کا کوئی بیٹا نہیں ہے۔
 (الرہمیت ص ۱۱)

۲۔ ان لوگوں کا ذرا اندازہ دینا
 متفکر ہو کر
 ان لوگوں کو یہ کہ شترقی آدابوں
 میں آیا ہے اور اب اور اسکا انشا
 ان سب کو جو نیک لغت کے
 ہیں انہیوں کی طرف سے ادا ہے
 نیک بندوں کو دین و آخرت میں کر

یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس
 کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا ہوں
 اور اس مقصد کی پیروی کرو
 سگزی۔ اخلاق اور ملاؤں
 پر زور دینے سے۔
 (الرہمیت ص ۱۱)

۳۔ وہ امام ہے جو
 موعود و اقوام غلام
 حضرت مرزا صاحب
 علیہ السلام نے پیش کیے
 کہ وہ ہے
 انہیں یہ صفت اور عمدہ روی ظہر
 کہ وہ موعود و کلام لاکہ بیرون
 کے لئے کراہت برہی دلیل
 تھی جو صحابہ میں پیدا ہوئی تھی
 کسٹھم اہل اہل خائف ہیں
 فخر کم۔ یاد رکھنا نایت ایک
 اچھا ہے۔ یاد رکھنا جب تم میں سے
 ہر ایک ایسا نہ ہو کہ چرا اپنے لئے
 ایسا کرتا ہے وہ اپنے بھائی
 کے لئے پیش کرے وہ میری جانت
 میں سے نہیں۔
 و صفحہ ۱۱ ملازم

۴۔ پاک ندگی کے حصول
 فرمایا یہ صفت جو
 علیہ دم کہ صفت میں کم ہر ہاد سے
 اور آپ کی اطاعت اور پیروی
 میں ختم کی موت اپنی جان پر تیار
 کرنے۔ ان کو وہ نور انیال
 صفت بخش دیا جاتا ہے جو فرشتہ
 سے رہا دلا تاکہ ہے۔ اور کہتا ہے
 سے رنگتاری اور نجات کے
 مرتبہ۔ اس دنیا میں ایک ایک
 نونگ پاتا ہے۔ اور نفعی ہوتی
 و جذبات کی سنگ تار ایک
 تیروں سے نکال دیا جاتا ہے
 اس کی طرف یہ مریدت اسکا
 کرتی ہے انا الحاشہ تا الذی
 بحسبہ الناس حتی قد تمی۔
 یعنی میں وہ مردوں کو اٹھانے
 والا ہوں جس کے تو میں پروردگار
 اٹھانے میں میں عرض ہے
 کہہ غلام جو درجہ ہر گیتی
 اور سطحی طور پر کسی آدمی
 کے حاصل نہیں ہوسکتی جو ہر
 روح الفذک انسان کو ہی ہے۔
 اور تواتر مشرکین کی عبادت میں
 طور پر دھوئے کرتی ہے کہ وہ
 عبادت در حالی میں دراصل اللہ
 کی اطاعت سے متعلق ہے۔
 و صفحہ ۱۱ ملازم
 ۵۔ جماعت احمدیہ کے ذریعہ حضرت

روحانی اٹھا دیکھا
 علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ
 سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ
 روحانی اٹھا تا تم کہے گا اور وہ
 اس طرح کہ جس سلسلہ کو دنیا میں پھیلا
 دے گا۔ اور اس کی قبولیت خام ہو
 جائے گی چنانچہ آپ محمد کو لڑائی
 میں شریک نہ تھے۔
 دیکھو وہ زمانہ چلا آتا ہے
 میں تزیب ہے کہ خدا اس سلسلہ
 کو دنیا میں بڑی قبولیت پھیلائے
 گا۔ اور یہ سلسلہ شترقی اور عرب
 اور شمال اور جنوب میں پھیلائے گا۔
 اور دنیا میں اسلام سے مراد یہی
 سلسلہ ہوگا۔ یہ اس نڈا کی وحی
 ہے جس کے آگے کوئی بات نہیں
 نہیں۔
 (محمد کو لڑائی ص ۵۷)

۶۔ اسے تمام لوگوں کو سکھو یہ اس
 خدا کی سنت کو ہے جس نے زمین
 و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت
 کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا
 صفت اور برہان کا رُو سے سب
 پران کو ظہر کیجئے گا۔
 وہ دن آئے ہیں مگر تزیب
 ہیں کہ دنیا میں صفت میں ایک شہادت
 جو کہ جرات کے سلسلہ میں
 جاسے گا۔ خدا اس تزیب اور
 سلسلہ میں نہایت درجہ فوق
 العادت رکھ ڈالے گا اور ہر
 ایک کو جو اس کے مقصد رکھنے
 کا نکر رکھتا ہے نادر رکھے
 گا۔ یہ تو ایک تقریبی
 کہنے آیا ہوں اور میرے ہاتھ سے
 وہ تم کو لیا گیا۔ اور اب وہ بڑے
 گا اور سکھو لے گا اور کوئی نہیں جو
 اس کو رکھے۔
 تذکرہ الشہداء جن ص ۱۱)

۷۔ اس جو جو پر ایمان لائے
 ضائع نہ ہوں گے بلکہ
 خدا انہیں نجات دے گا
 خیال کرو کہ خدا انہیں نجات کر
 دے گا۔ تم خدا کے یا تو ایک
 بیچ ہو جو زمین میں پھیل گیا۔ خدا
 آجاتا ہے کہ بیچ بڑھے گا اور
 پھولے گا۔ ہر ایک طرف سے
 اس کی خفا میں نکلیں گے اور ایک
 بڑا درخت ہوجائے گا جس مبارک
 وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے
 اور درمیان میں آئے داسے
 ابتداء سے زور سے۔

وہ سب لوگ جو اخیر تک مہر
 کریں گے اور ان پر مسابقت کے
 ذرا لے آئیں گے۔ اور عادت
 کی آدھیاں ہیں گی اور دنیا میں
 اور سکھائیں گے اور دنیا سخت
 کراہت کے ساتھ پیش آئے گا کہ
 آخر تعجب ہوں گے اور بکٹوں
 کے دروازے لٹا کر کھولے
 جائیں گے رکھانے جیسے تعجب
 کر کے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو
 اطلاع دے دوں کہ جو لوگ ایمان
 لائے اب ایمان جو اس کے
 ساتھ دنیا کی ٹولی نہیں اور وہ
 ایمان نفعی یا بڑی سے آوہ
 نہیں اور وہ ایمان اطاعت
 کے کسی درجہ سے محروم نہیں ہے
 لوگ خدا کے بندیدہ لوگ
 ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہی
 ہیں جو کا قدم صدق کا قدم ہے۔
 (الرہمیت ص ۱۱)

قابل صبر مبارک ہیں وہ لوگ جو اس
 پیغام پر غور کرتے ہیں۔ اور اصلاح نفس
 کے لئے موعود و اقوام غلام سینا صفت
 میرزا غلام احمد علیہ السلام کی جماعت میں شامل
 ہوتے ہیں۔ کہ جو اصلاح نفس کے بغیر
 روحانی ترقی حاصل نہیں ہوسکتی۔ اس کے
 ساتھ ہی جماعت احمدیہ ایک عمدہ پروردگار
 رکھتی ہے اور اس پروردگار کے مطابق ساری
 دنیا میں روحانیت کو پھیلانے کا عزم کر چکی
 ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ سلسلہ
 احمدیہ کا قیام اس صفت قدیم کے مطابق ہوتا
 ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ
 سے پہلے انبیاء پروردگار نے اس زمانہ
 کے متعلق بیان فرمائی ہیں۔
 خاکسار
 بشیر احمد پانچواں احمدی مسلم تھن دل

والدہ محترمہ مرحومہ
 خاکسار کی والدہ محترمہ کی وفات اور بدبختی
 نے مانے تھے تاج وہ میر کو خدا رکے والد صاحب
 فرم کہ طرف سے ضعیف عقلمند سے مہول ہوا ہے ناخدا
 راہ الہیہ احدین۔ مرحومہ کی وفات اور خاکسار کو بہت
 یاد کرنے کے میں نام مہول ہونے سے۔ یہ پیرٹ
 نہ ہونے کا دوسرے خاکسار اور خاکسار کے اہل و عیال
 اسی طور پر ماضی ہونے سے محروم ہیں۔ احباب ان
 کی سفارشات اور طبی و دواجات اور ہم سب کو
 سب مہول حاصل ہونے کے سے دعا فرمادیں
 مرحومہ بہت سادہ طبیعت کی ناک تھیں اور
 سیدنا حضرت امیر المؤمنین امیرہ اللہ تعالیٰ سے بہت
 محبت رکھتی تھیں۔
 خاکسار تک صلاح الدین ایم۔ اے
 رحمت اصحاب احمدی قادریان

درویش فنڈ

"قادیان کو آباد رکھنا ساری جماعت کا فریضہ"

راہِ حضرت قمر الانبیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہما

قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا انبیا احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ -

"مخلص احباب اس فنڈ میں حصہ لے کر ثواب کی ماٹریں یہ بات درویشوں پر اور اس فنڈ میں چندہ دینے والوں پر پوری طرح واضح کر دی جائے کہ یہ کوئی نجات یا صدقہ نہیں جو ہمارے درویشوں کو بھائی لینے اور ہم اپنے بھائیوں کو جیتے ہیں۔ بلکہ یہ ایک مقدس شکرانہ اور یہ ہے جو ہم اپنے بھائیوں کی خدمت میں پیش کرتے ہیں جو کہ مقدس مقامات کی آبادی اور خدمت کے لئے قادیان میں ہماری نیت کی کر رہے ہیں۔ دراصل قادیان کو آباد رکھنا ساری جماعت کا فریضہ ہے لیکن تقدیر الہی کے ماتحت ایک جمعہ کو قادیان سے نکلنا پڑا اور دوسرا قادیان میں آباد ہونے کی توفیق نہ پاسکا اور صرف ایک تیسری حصہ کو یہ سعادت نصیب ہوئی کہ وہ موجودہ حالات میں قادیان میں ٹھہر کر خدمتِ دین بجالائیں۔ پس دوسرے کا فریضہ ہے کہ وہ اپنے بھائیوں کی خدمت اور آرام کا خیال رکھیں اور انہیں کم از کم ایسی مالی پریشانیوں سے بچائیں جو توجہ کے اشارے کا موجب ہو۔ حقیقتاً ہم پر درویشوں کا یہاں حسان ہے کہ وہ بھاری توفیق کے قادیان میں ہماری نمائندگی کر رہے ہیں۔ پس یہ اندازہ مگر صدقہ و میزانت کے کسی میں نہیں بلکہ ایک محبت کا نکتہ ہے۔ جو شکرانہ اور قدر دانی کے رنگ میں ہم یا ہندوستانی دوست درویشوں کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔"

درویش فنڈ کے لئے محترم صاحبزادہ مرزا اکرم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ -

"مجھے اس اطلاع سے تکلیف ہوئی ہے کہ بعض مخلص جنہوں نے بڑی بشاشت اور اخلاص سے ابتدا میں درویش فنڈ میں حصہ لے کر مالی قربانیوں کا عملی نمونہ پیش کیا تھا اب اس اہم مدد کی طرف توجہ دے رہے ہیں۔ حالانکہ وہ اپنے لئے کفایت سے بے دروسانہ درویش مقدس مقامات کی خدمت و مخالفت اور سلسلہ کے کاموں سے بچے نہیں ہیں بلکہ باوجود سرت و تنگی کے بدستور بشاشت و تلب کے ساتھ خدمات دینیہ جلا رہے ہیں۔ ان میں سے بہت سے ایسے ہیں جن کی اپنی ادراکات پہلے ہی اہل کمال و عیال کی حالت فاقوں تک پہنچ چکی ہے۔ لیکن وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں سب کچھ ممبر سے برداشت کر رہے ہیں اور ساری خدمت کی نائیدگی مقدس مرکز میں کر رہے ہیں۔"

پس میں احباب جماعت سے پُر نذر و تامل کرتا ہوں کہ وہ اس تحریک میں اپنی توفیق و دستور حصہ لے کر مستقل طور پر مالی خدمت کو ادا کر کے

خدا تعالیٰ کے فضائل اور رحمتوں کے وارث ہوں نہیں معلوم اس خدمت کا موقوف تک جیتے آئے۔ مبارک ہیں وہ تخلصیں جو خدائی وعدوں کے پورا ہونے سے پہلے خدمت و قربانی کا اعلیٰ نمونہ پیش کر کے اپنے مولا کو راضی کر لے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔"

سیدی حضرت صاحبزادہ مرزا انبیا احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور محترم حضرت صاحبزادہ مرزا اکرم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے کے مندرجہ بالا واضح ارشادات کو مزید سمجھنے کے بعد احباب جماعت و عہدیدارانِ آرام سے درخواست ہے کہ اس مبارک تحریک میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر احیاء کے دائمی مرکز کے ساتھ وابستگی کا اعلیٰ نمونہ پیش کر کے اللہ تعالیٰ کی رحمت کو حاصل کرنے والے ہیں۔ اور قادیان کی مبارک بستی کی آبادی میں درویشانِ قادیان کے ساتھ حصہ دار بنیں۔ مولا کریم سے دعا ہے کہ وہ اپنی جماعت کو زیادہ سے زیادہ چندہ درویش فنڈ سے کر ثواب دار بنی حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

ناظریت المال قادیان

ٹائپسٹ کی ضرورت

نظارت ہذا کو ایک کوالیفائیڈ ٹائپسٹ کی ضرورت ہے جس کی ماہرہ چالیس الفاظ فی منٹ رفتار ہوگی ضروری ہے۔ اور انگریزی زبان میں عمدہ ڈرافٹنگ اور سنڈری ریڈنگ اور لکھنے کے ساتھ ساتھ کالج میں بھی جونا چاہیے۔ اردو زبان سے واقفیت یعنی لکھنے اور پڑھنے کا حکم ہونا بھی ضروری ہے۔

منخواہ حسب قرائد صدر الہن احمدی دی جادے گی۔ سب سے مستان کی جو عتوں میں ہے اگر کوئی وہ خدمت یہ سعادتیں اور کوالیفیکیشن اپنے اندر رکھتے ہوں تو وہ اپنی درخواست مع نذرانہ ٹائپنگ سٹامپ یا پھر جماعت کی تصدیق اور سفارش کے ساتھ نظارت ہذا میں بھیجوا دیں۔

ممبر ٹائپسٹ سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے۔ اور جن تک مرکز کی طرف سے مقررہ منظوری نہ آجائے۔ کوئی خدمت قادیان آنے کی تکلیف نہ رہائیں۔

ناظر امور صاحب قادیان

ضروری اعلان

ملاقات در اس۔ کیرلا۔ بہار اور اڑیسہ کے وہ احمدی اصحاب جو ایم۔ ٹی۔ بی۔ ایس۔ یا بی۔ بی۔ ٹی۔ ہوں۔ اور بیرون ہندوستان مشرقی تہذیب کے ایک ملک میں لازمات کرنے کے خواہشمند ہوں۔ ایسے اپنے نام اور پتے سے نظارت ہذا کو مطلع کر کے مزید تفصیل حاصل کریں۔ معقول تنخواہ کے ساتھ مدت بہت کم کی بھی عمدہ سوتھی ہے۔ ایسے اصحاب کا اپنے کام میں باہر ہونے کے عہدہ انگریزی زبان میں بول چال اور خط و کتابت کا حکم ہونا ضروری ہے۔ (ناظر امور صاحب قادیان)

شاندار مخفی

سیدنا حضرت مسیح موعود و علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفائے ممتاز کے تین بڑے سار کے فوٹو ڈال کا نہایت ہی دیدہ زیب سٹائل کا نذرانہ ۲۰۱۸ سائز پر ادارہ ۱۲ x ۱۴ سائز پر نثرۃ الشیح کا فوٹو بھی تیار کروایا ہے۔ ہر چاروں فوٹو ڈال کا صرف ۴/۱۰ روپے۔

المنشور

عبد العظیم پرویز انبیا احمدی بک ٹیو قادیان دارالانوار

اسلام اور احمدیت کے متعلق قابل مطالعہ لٹریچر

اگر آپ اسلام اور احمدیت کے متعلق مفروضات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو نظارت دعوت و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے مندرجہ ذیل کتابوں اور رسائل کو حسب سلسلہ درج ذیل سے مطالعہ کریں۔ ان کے مطالعہ سے آپ کو حقیقی مزہب اور اس کی حقروہیات اور اہمیت کے بارے میں نہایت سلی بخشن طور پر بخیر دہائی سے آگے کی باتوں سے واقف ہو سکتے ہیں۔ ان کتابوں کے مصنفین اور مؤلفین کے بارے میں مزید تفصیلات کے لئے جن اسباب و ذرائع کو نقل میں لائے گئے ہیں ان سے استفادہ فرمائیے۔

- ۱۱۔ مولوی مودودی صاحب کے رسائل ختم نبوت، بر علی جمعہ اور ان سے چند رسالت
- مصنف مکرم قاضی نذیر محمد صاحب لاہوری۔ قیمت ایک روپیہ ۱/۱
- ۱۲۔ دعوت الہمیر زبان اردو { مصنفہ حضرت امام جماعت احمدیہ - امیر امان اللہ خاں صاحب
- لاہور اس کے اصول - اخلاقی مسائل مدلل بیان کے لئے جو بھی قیمت ۲۱
- ۱۳۔ تبلیغ ہدایت { مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب - اس میں احمدیت کے انگریزی
- مسائل یعنی دعوات مسیح باصری - صداقت مسیح موعود مسند نبوت
- دیگرہ کی تجدید بحث عام نجم اور لطیف پیرا میں پیش کی گئی ہے۔
- قیمت دو روپے۔

- ۱۴۔ مسلمان اتحاد کا گلدستہ { مسوکنہ آقا رضا صاحب - جس نے ملک کے ہر طبقہ میں تبلیغ
- حاصل کی ہے کہ مذہب کا مستند نواز مسلمانوں کے حوالوں سے
- مذہبان اردو { مسوکنہ اور انہوں کے دوستوں کو اسلام اور تعلقات اور
- انتظام کرنے میں مدد ملے گا۔ علماء اور اخبارات نے اس پر بہت سراہی
- دی ہے۔ قیمت ۲/۱ روپے

- ۱۵۔ چوڑی کھل (پنجابی) { مسوکنہ بالا کتاب کا پنجابی ایڈیشن
- قیمت دو روپے ۱/۱
- ۱۶۔ کشتی نوح بزبان اردو { حضرت ہانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اپنی جماعت کو بھلائے
- اور تعلیم احمدیت اور اپنے عقائد کا بیان - انجیل اور
- قرآن کریم کی تعلیم کا پڑھنا صرف موازنہ۔
- قیمت ۶۲ نئے پیسے

- ۱۷۔ احمدیت کیا ہے { حضرت امام جماعت احمدیہ کے مسیحا کوٹ کے شیخ بھائی انگریزی
- ترجمہ - قیمت ایک روپیہ ۱/۱
- ۱۸۔ احمدیت کیا ہے { حضرت امام جماعت احمدیہ کے مسیحا کوٹ کے شیخ بھائی انگریزی
- ترجمہ - قیمت ایک روپیہ ۱/۱

- ۱۹۔ سراج الدین نبیالی کے { تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام -
- چار سوالوں کے جواب { قیمت ۲۵ نئے پیسے
- ملنے کا پتہ: -

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان دارالامان ضلع گورداسپور

- ۱۔ لائف آف محمد بن عبد بنان انگریزی { دیباچہ نقیب القرآن انگریزی مصنفہ حضرت امام
- جماعت احمدیہ کے اس حصہ کی ایک اشاعت
- جو سیرت انجیل سے متعلق ہے قیمت چار روپے ۲/۱
- ۲۔ حضرت محمد کے پوتے چوہن جگد { محمد بان ہندی قیمت چار روپے ۲/۱
- ۳۔ اسلامی اصول کی فلاسفی { تصنیف حضرت ہانی سلسلہ عالیہ احمدیہ میں
- انسان کی جسمانی، اخلاقی اور روحانی حالتوں کا
- بازبان انگریزی بیان، امام اور نبوت بعد الموت کی بحث، روحانی
- علوم کے ذرائع، نیز قرآن مجید کی تفسیر کی تفصیل - نقد از صاحب
- پردہ کی حکمت اور تفسیر آن مجید کی متعدد آیات کی تفسیر قیمت - ۲/۱
- روپے۔

- ۴۔ اسلامی اصول کی فلاسفی بزبان اردو { قیمت ۶۲ نئے پیسے
- ۵۔ اسلامی اصول کی فلاسفی بزبان ہندی - قیمت تین روپے ۳/۱
- ۶۔ احمدیہ پروومنٹ بزبان انگریزی { حضرت امام جماعت احمدیہ کا اصل معنیوں جو مذہب
- عالم ہائے مشرق سے لے کر مشرق اور مغرب تک پہنچا گیا ہے جس میں
- اسلام و احمدیت کا مفہوم اور اس کے نئے نئے عقائد مدلل بیان کر کے
- ان کی تفصیلات کو ظاہر کیا گیا ہے۔ قیمت ایک روپیہ ۱/۱
- ۷۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام { مسوکنہ بالا لیکچر کو زیادہ تفصیل کے ساتھ حضرت امام
- جماعت احمدیہ نے تصنیف فرمایا۔
- مجلد بزبان انگریزی { قیمت چار روپیہ ۴/۱

- ۸۔ مسیح ہندوستان میں { تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کتاب میں مسیحیت
- سیح کا تعلق سے زندہ اور مرنا اور اپنے ملک سے ہجرت
- بزبان انگریزی { کر کے تحریر کیا گیا اور ہمیں پر ہنگام سر بیگر دعوات پانا
- خاصیت کیا گیا ہے۔ اور آپ کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے کے باطل
- خیال کی تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۱۰/۱

- ۹۔ حضرت مسیح کمال فوت ہوئے { تصنیف مولانا حبیب الدین صاحب سلسلہ سابق امام
- کلیں اور انہوں نے اس میں حضرت مسیح کے آسمان پر زندہ ہونے
- بزبان انگریزی { جانے کی تردید کرتے ہوئے ثابت کیا گیا ہے کہ مسیح
- سے اتارے جانے کے بعد آپ کشمیر میں تشریف لے گئے۔ لاہور
- سرسنگر میں فوت ہوئے۔ قیمت - ۲/۱ روپے

- ۱۰۔ تبریح بزبان انگریزی { مصنفہ مولانا طیب الرحمن صاحب سنگل امام - ۱ سے سین
- انگریزی میں لکھی ہیں۔ اس کتاب میں حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر محلہ
- خانیاں سر بیگر میں ثابت کی گئی ہے قیمت ۶۲ نئے پیسے